Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا
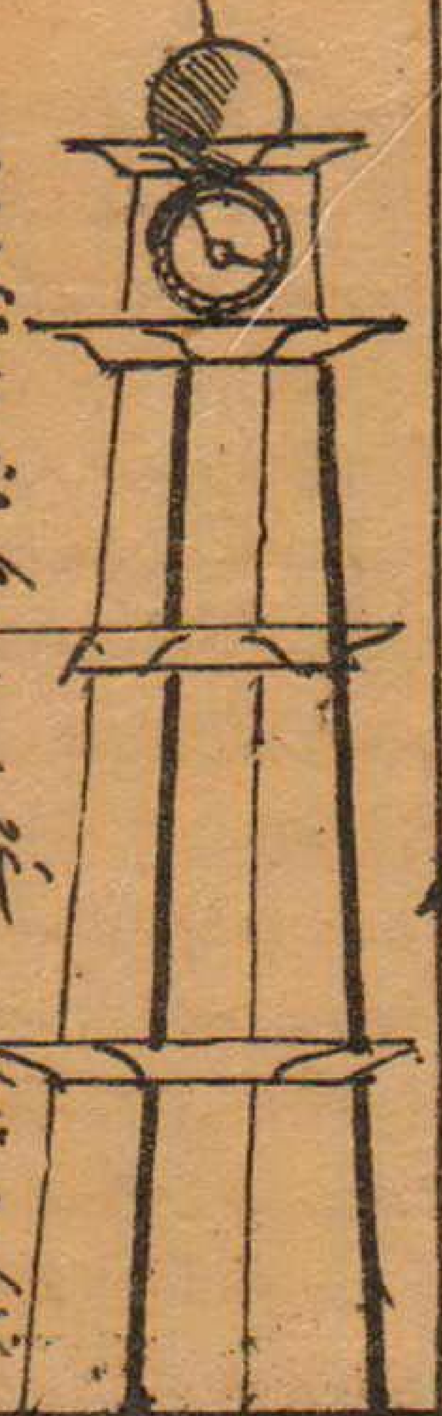
THE AL HAKAM QADIAN

الحکم

دوبارہ جاری

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی ٭ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

مدیر اعلیٰ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی مدیر مسئول شیخ محمود احمد عرفانی مجاہد مصری

چندہ سالانہ
والیان ریاست اور حکومت سے ۵۰ر
رؤسا و امراء سے ۲۵ر
معاونین سے ۱۰ر
عوام سے ۶ر
ممالک غیر سے ۱۲ر

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷ر ۱۴ر ۲۱ر ۲۸ر تاریخ کو شائع ہوتا ہے

فی پرچہ ۲ر

جلد ۳۸ — ربیع الاول ۱۳۵۴ھ مطابق ۷ جون ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک — نمبر ۲۰

احراریوں نے دنیا کے جھوٹ کا ریکارڈ توڑ دیا

دنیا میں آجکل ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں۔ جن کو یہ شوق پیدا ہو رہا ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی چیز کا ریکارڈ توڑ کر شہرت حاصل کریں۔ بعض لوگ پرواز کا ریکارڈ قائم کرنے کی فکر میں تھے۔ اور پھر بعض اسے توڑ کر آگے نکل جانے کی فکر میں لگ گئے اسی طرح تیراکی۔ کشتی رانی۔ سگرٹ نوشی۔ یکسی موٹر ڈرائیوری۔ دوڑ وغیرہ وغیرہ امور میں لوگ ریکارڈ قائم کرتے ہیں۔ اور پھر بعض بہادر اس ریکارڈ کو توڑ کر آگے نکل جاتے ہیں۔

اسی طرح جھوٹ بولنے میں کمال کرنے والے بڑے بڑے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ بعض لوگوں نے اس میں اسقدر نام حاصل کیا کہ وہ اکذب المخلوق البشر کے لقب سے ملقب کئے گئے۔ انھوں نے دنیا کے جھوٹ کا ریکارڈ قائم کیا مگر ابھی تک اس ریکارڈ کو کسی نے توڑا نہیں تھا۔ لیکن اب احرار کو یہ توفیق مل گئی ہے کہ وہ دنیا کے جھوٹ کا ریکارڈ توڑ سکیں۔ چنانچہ اخبار احسان مورخہ ۲ر جون کے ذریعہ یہ ریکارڈ اسطرح توڑا گیا کہ احرار ہند نے زبردست سرخیاں لگا کر ایک خبر شائع کی جو حسب ذیل ہے:۔

"مولانا عنایت اللہ امیر مجلس احرار قادیان کی لرزہ آفریں سازش کا انکشاف"

"قادیان کے لنگر خانہ میں مامور قتل کی گرفتاری"

مرزائیوں نے اسے پچاس چٹھیاں بھیجکر بلایا"

لاہور ۳۱ر مئی:۔ دفتر مجلس احرار اسلام ہند لاہور نے اطلاع دی ہے کہ مجلس کا ایک رکن آج صبح کسی کام کے لئے قادیان گیا۔ اس نے دیکھا کہ شہر میں جابجا پولیس کی زبردست نمائش کی جا رہی ہے۔ اور دفتر احرار کے ارد گرد بھی پولیس کے پہرہ دار متعین ہیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ گیانی شیر سنگھ اور ایک مرزائی نے پولیس کو اطلاع دی کہ مولانا عنایت اللہ امیر مجلس احرار اسلام قادیان کے قتل کے لئے مرزائیوں نے ایک شخص باہر سے بلایا ہے۔ جو اسوقت قادیان میں موجود ہے۔ پولیس نے اطلاع پا کر شخص مذکور کی تلاش شروع کر دی۔ بالآخر لنگر خانہ سے ایک آدمی کو گرفتار کر لیا۔ جس کے قبضے سے پچاس چٹھیاں قادیان کے مرزائیوں کی طرف سے لکھی ہوئی پائی گئیں"

قادیان کی پولیس۔ قادیان کے ذمہ دار سرکاری افسر اس امر کو بخوبی جانتے ہیں کہ یہ خبر جو اسقدر زبردست سرخیاں لگا کر شائع کی گئی ہے گویا کہ کوئٹے کے زلزلے کی خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ اس خبر کا ایک ایک فقرہ جھوٹ کا ایک طومار رکھتا ہے

قادیان پولیس نے ۳۱ر مئی کو نہ کوئی نمائش کی۔ نہ گیانی شیر سنگھ نے کوئی رپورٹ کی۔ نہ گیانی شیر سنگھ نامی کوئی سکھ قادیان میں موجود ہے (ہاں ایک صاحب شیر سنگھ صاحب ہیں۔ جو نہ گیانی ہیں اور نہ اس قسم کے جھگڑوں میں اپنے آپ کو ڈالنا پسند کرتے ہیں) نہ احمدیوں نے کسی شخص کو باہر سے عنایت اللہ احراری کے قتل کے لئے بلایا ہے۔ اور نہ پولیس اس شخص کی تلاش میں سرگردان تھی۔ نہ اسکے قبضہ سے پچاس چٹھیاں برآمد ہوئی ہیں۔ اور نہ تین چار چٹھیاں حضرت امیر المومنین کے ہاتھ کی لکھی ہوئی پائی گئی ہیں۔ پس یہ خبر اول سے آخر تک محض افترا پردازی کا ایک طومار ہے۔ اور کچھ نہیں۔

اصل واقعہ یوں ہے

ایک شخص مسمی روزی خان ساکن بچھیانہ ضلع کیمل پور ۲۵ر مئی ۱۹۳۵ء کو قادیان میں وارد ہوا۔ اسے ایک قسم کا جنون ہے۔ چند یوم تک تو اس نے اپنے خیالات کا کسی پر اظہار نہیں کیا۔ بعد میں ۳۱ر مئی کو صبح ۹ بجے اس امر کا اس نے اظہار کیا کہ اس نے ایک خط عنایت اللہ احراری کو لکھا ہے کہ وہ اسے آج ۱۲ بجے قتل کر دے گا۔ اس امر کا اظہار چند احمدیوں سے کیا۔ جنھوں مہتمم لنگر خانہ تک یہ اطلاع پہنچا دی —

مہتمم صاحب نے ناظر صاحب ضیافت کو لکھا۔ جنھوں نے اسیوقت ایک کاغذ ناظر صاحب امور عامہ کو بھیجدیا جنھوں نے محتسب جماعت احمدیہ کو حکم دیا کہ بلا توقف ایسے شخص کو پولیس کے سپرد کر دو۔ چنانچہ محتسب نے تحریری رپورٹ پولیس میں دی۔ اور اپنے ساتھ سب انسپکٹر پولیس کو لے کر لنگر خانہ میں گیا۔ جہاں روزی خان کھانا کھا رہا تھا اسے خود گرفتار کروا دیا۔ اور خود اسکے کپڑوں وغیرہ کی تلاشی کروا کر پولیس کے حوالہ کر دیا۔ اور جہاں جہاں اس کی کوئی چیز تھی وہ سب برآمد کر کے پولیس کے حوالے کر دی۔

یہ وہ واقعہ ہے جسپر یہ سب رنگ آمیزی کی گئی ہے اب یہ فیصلہ امن پسند خلقت کے سپرد ہے کہ کیا جھوٹ کا ریکارڈ واقعی احرار نے توڑ دیا ہے یا نہیں؟

حضرت صاحبزادہ میاں عبد السلام صاحب کی کامیابی

تمام احباب یہ خبر سن کر از حد خوشی محسوس کرینگے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے مولوی عبد السلام صاحب عمر نے اس سال نہایت کامیابی سے بی۔ اے کا امتحان پاس کر لیا۔ الحکم اس تقریب پر صدق دل سے حضرت امیر المومنین اور خاندان خلیفۂ اول کے تمام افراد کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ اپنی نسبت

الحمد للہ الحکم کے خاص نمبر نکالنے کی مجھے توفیق ملی - واقعات اور حالات کچھ ایسے تھے مجھے اندلیشہ تھا کہ مجھے اس میں کامیابی ہو - مگر خدا تعالیٰ نے سب سامان مہیا کر دیئے - میں نے اپنے دل سے عہد کر لیا تھا کہ اگر ایک بھی جدید خریدار نہ ملے گا - تو بھی میں خاص نمبر نکالوں گا - مگر اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ یہ نمبر بھی اپنی اشاعت کے لحاظ سے پچھلے نمبر سے کم نہیں رہا

جماعت اگر ذرا بھی توجہ دیتی تو یہ نمبر پانچ ہزار سے کم نہ چھپتا - الحکم کا یہ نمبر خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبول ہوا - احباب نے اسے قدر کے ہاتھوں لیا اور عزت کی نگاہ سے دیکھا - جس کے لئے میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور ان احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں

مجھے امید ہے کہ الحکم کا یہ خاص نمبر میرے سالانہ نمبر کے راستہ میں آسانی پیدا کر دے گا - میری پوری سعی اور توجہ اس امر کی طرف ہے کہ سالانہ نمبر

ہماری صحافت میں ایک زبردست اضافہ

کرنے والا ہو - احباب ابھی سے اس کے لئے تیار رہیں کام جلد شروع کر رہا ہوں -

اس خاص نمبر کی اشاعت پر بہت سے دوستوں اور احباب نے مجھے مبارکباد کے خطوط لکھے ہیں خاص کر ادارۂ الفضل کا از حد ممنون ہوں جنہوں نے میرے ساتھ پوری ہمدردی اور معاصرت کا ثبوت دیا - اور ہر طرح اس کی اشاعت کی سعی کی اور پھر اس کی اشاعت پر مجھے مبارکباد دی

حضرت والد صاحب قبلہ نے بمبئی سے اپنی مسرت اور انبساط کا اظہار بذریعہ خط کیا - اور قادیان میں تو بلا مبالغہ سینکڑوں احباب نے زبانی مل کر مجھے مبارکباد دی اور حوصلہ افزائی کی -

باہر سے بہت سے خطوط موصول ہوئے ہیں گنجائش نہیں کہ میں ان سب خطوط کو شائع کر سکوں - لیکن میں ایک دو کا اقتباس بطور نمونہ شائع کر دینا غیر مناسب خیال نہیں کرتا -

شیخ عبد الحکیم صاحب احمدی شملہ سے تحریر فرماتے ہیں

"الحکم کا مسیح موعود نمبر پہنچا - دل کی راحت اور آنکھوں کو نور پہنچا - جزاکم اللہ احسن الجزا -

پیارے بھائی دنیا میں بہت سے اخبار گذرے اور بہت اخبار اور گذر یں گے - اور ان کی ادارت بہتوں کو نصیب ہوگی - لیکن بخدا یہ سعادت پھر کہاں ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

جماعت کی مالی حالت کو دیکھ کر اور اپنی کم مائیگی کو دیکھ کر دل کڑھ کر رہ جاتا ہوں - ورنہ یہ الفاظ سونے کے حروف میں لکھنے والے تھے - افسوس دنیا والے کیا جانیں ان اوراق میں کیا کیا موتی بھرے پڑے ہیں - بس دعا کرتا ہوں خدا تعالیٰ شیخ صاحب کو عرصہ دراز تک زندہ سلامت رکھے - اور ان کے وجود سے بہتوں کو ہدایت دے - خدا تعالیٰ آپ کی عمر میں بھی برکت دے - اور دین و دنیا کی نعمتوں کا وارث بنائے - آمین - ہاں جوانمرد کئے جاؤ اور مسیح موعود کے کارناموں سے دنیا کے دامن کو بھر دو - یہ محنت رائیگاں نہ جاوے گی - انشاء اللہ"

صاحبزادہ عبد الوہاب صاحب عمر لاہور سے لکھتے ہیں

"میں آپ کو یہ خط اسلئے لکھ رہا ہوں کہ آپ کو الحکم کے شاندار مسیح موعود نمبر کی مبارکباد دوں - اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو اس کا بہت بہت اجر دے - یہ انتہا دلچسپ ہے آپ کو محنت بہت کرنی پڑی ہوگی - اللہ تعالیٰ آپ کی محنت قبول کرے

من اراد الاخرة وسعی لها سعيها وهو مومن فاولئك سعيهم مشكورا"

اظہار شکر گزاری

مندرجہ بالا واقعات کے اظہار کے بعد میرا خیال ہے کہ ہر ایک ذی شعور انسان کے دل میں جذبۂ شکر پیدا ہونا ضروری ہے - چنانچہ میں خوشی اور مسرت کی لہروں میں بیٹھا ہوا محسوس کرتا ہوں کہ میرا دل جذبۂ شکر سے پُر ہے اور اس کا خارجی رنگ میں اظہار اس کے سوا میں کچھ نہیں کر سکتا کہ میرے دفتر میں جو ایک ہزار کے قریب پرچہ

باقی رہ گیا ہے وہ ان احباب کے لئے جو ذکر حبیب سے لذت و سرور حاصل کرتے ہیں یا وہ جو اشاعت میں عنت حصہ لینا چاہیں

وہ صرف ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر پرچہ

حاصل کر سکتے ہیں -

سب سے پہلی درخواستوں پر فوراً پرچہ بھیجدیا جائے گا - اور بغیر ٹکٹ کے کسی درخواست پر توجہ نہیں کی جائے گی - آٹھ پرچے منگوانے والے احباب ٹکٹوں کی بجائے نقد قیمت ارسال فرمائیں ترسیل زر یا درخواستیں بنام ایڈیٹر الحکم قادیان ارسال فرمائیں -

بزم ارشاد کا ریزولیوشن

بزم ارشاد قادیان نے اپنے ۳۱ رمئی کے ایک خاص اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن کثرت رائے سے پاس کیا چونکہ آجکل دیگر اضلاع میں عموماً اور لودھیانہ میں خصوصاً احراری لوگ جماعت احمدیہ کے افراد کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتے اور زدوکوب کرتے ہیں اور ہمارے مقدس امام جن پر ہم اپنے مال اور جانیں قربان کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں کے متعلق دل آزار اور اشتعال انگیز الفاظ استعمال کرتے ہیں جس سے جماعت کے ہر فرد کو صدمہ عظیم پہنچا - اور ہمارے دلوں کو مجروح کرتا ہے - پس بزم ارشاد کا یہ خاص اجلاس گورنمنٹ عالیہ سے التماس کرتا ہے کہ وہ [illegible] اپنے انتظامی عملے کو حرکت میں لاکر امن قائم کرے (۲) قرار پایا کہ اس کی نقول حضرت اقدس کی [illegible]

بلد الامان

از جناب عبد الحکیم صاحب احمدی از شملہ

احمد کو جس زمیں سے ٹھنڈی ہوا تھی آئی — جاء المسیح کی پیاری جس جا ندا تھی آئی
مہدی نے جس زمیں سے اپنا علم اٹھایا — احمد نے جس زمیں سے پیغام حق سنایا
تشنہ لبوں نے جس جا آب حیات پایا — چھایا رہے جہاں پر فضل خدا کا سایا

اے قادیاں کی بستی تجھ پر سلام ہووے
اور رحمتوں کی بارش تجھ پر مدام ہووے

تو مہدی زماں کی جائے نزول و راحت — دنیا نے آج پایا تجھ سے ہی نور و طاعت
تو چشمۂ صفا ہے تو منبع ہدایت — دنیا نے تجھ سے پائی اسلام کی صداقت
تو تخت گاہ حق ہے تو مرجع خلائق — تسخیر کر رہے ہیں دل کو تیرے حقائق

تیری زمیں مقدس تیرے مکیں مکرم
اسلام کے فلک پر چمکے ہے تیرا پرچم

اچھے نصیبوں والے تجھ میں سما گئے ہیں — اور درس ترک دنیا ہمکو سکھا گئے ہیں
آغوش میں ہیں سوتے تیرے جوان کیا کیا — ابرار دین احمد اور پہلوان کیا کیا
حجروں میں تیرے بستے ہیں ہوشیار کیسے — صدق و صفا کے پتلے اور خاکسار کیسے

تجھ پر نثار جاویں دنیا کی بستیاں سب
اور تجھ سے نور پاویں دنیا کی ہستیاں سب

آرزو

تیرے مہاجروں میں میرا بھی نام ہوتا — اے کاش قادیاں میں میرا قیام ہوتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت المہدی کا ایک ورق

مکرمی مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور بوتالوی انچارج تحریک جدید نے بہت سی روایات بڑی محنت سے جمع کی ہیں جن میں سے اس سے قبل بھی کچھ روایات شائع کر چکا ہوں آج کی اشاعت میں بھی انور صاحب کی جمع شدہ روایات کے چند اوراق درج کرتا ہوں۔
کاش ہمارے دیگر مبلغین بھی انور صاحب کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روایات جمع کریں اور اسی طرح صحابہ کے حالات جمع کریں مگر افسوس کسی کو خیال نہیں آتا۔ میں آج پھر اس نوٹ کے ساتھ اپنے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اب بھی اس طرف توجہ فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

(۱)

غلام محمد ولد محرم قوم جٹ سندھو۔ ساکن گولیکے ضلع گجرات عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۰۳ء

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ میں صحیح صحیح بیان کروں گا۔ اور اگر میں جان بوجھ کر غلط بیانی سے کام لوں تو اے خدا مجھ پر تیرا عذاب نازل ہو۔

مولوی امام الدین صاحب تو مجھ سے پہلے بیعت کر چکے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر حق کی تلاش ہے تو چالیس روز استخارہ کرو۔ چنانچہ میرا معمول ہوا کہ لوگوں سے علیحدگی میں ہو کر وضو کر کے دو نفل ادا کرتا۔ کچھ دنوں کے بعد جبکہ میں نماز میں مشغول اور دعا کر رہا تھا مجھے غنودگی سی آ گئی۔ میں التحیات یعنی قعدہ میں تھا کیا دیکھتا ہوں کہ دو پکی قبریں تیار ہو رہی ہیں ایک آدمی کو اپنے پاس دیکھا۔ اس سے جب پوچھا کہ یہ کس کی قبریں ہیں۔ تو اس نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا۔ جو وہ بھی قعدہ میں بیٹھا ہے اور رونے کی وجہ سے اور آنسوؤں کی وجہ سے "مجاری الدموع" اس کے رخسارے گل چکے ہیں اور خاموش ہے۔ اس کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس جیسے لوگوں کے لئے یہ قبریں ہیں۔ پھر وہاں سے اس شخص کے ساتھ روانہ ہوا وہ آدمی بھی میرے ساتھ گیا۔ اور ہم جنوب کی طرف گئے۔ تو دیکھا ایک جگہ گوشت بھن رہا ہے۔ اور گوشت پک رہا ہے۔ میں نے کھانے کا ارادہ کیا۔ تو ایک آدمی نے کہا کہ ذرا ٹھیر جا۔ یہاں تک کہ فقیر صاحب آ جائیں اور میرے ساتھ والے آدمی نے بھی مجھے ٹھیرنے کو کہا۔ آخر ایک چھوٹے قد کی سرخ رنگ کی گھوڑی پر دو سوار آئے۔ جو باپ بیٹا تھے۔ سر پر لمبی لمبی سرخ رنگ کی ٹوپیاں تھیں۔ لوگ جوق در جوق روٹی کھانے کے شوق کی وجہ سے آئے ہوئے تھے۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ پولیس آ گئی اور گدی پر بیٹھے ہوئے پیر صاحب کو ہتھکڑی لگا کر لے گئی ہے میرے ساتھ والے آدمی نے کہا کہ دیکھا آجکل کے فقیروں کا حال۔ حقیقت میں یہ بکرے چوری کے تھے۔ جن کو پکا کر لوگوں کو کھلاتا تھا۔ پھر وہاں سے آگے روانہ ہوئے دریا کے کنارے پر بیٹھے۔ وہاں ایک دوکان تھی جس میں رنگ برنگ کی بوتلیں بھری ہوئی تھیں۔ میں نے اس دکاندار سے ایک بوتل مانگی۔ کیونکہ پیاس تھی۔ میرے ساتھی نے سر ہلا کر کہا کہ مت پیو۔ میں نے بھی انکار کر دیا۔ دوکاندار دوسری لے آیا۔ ساتھی کے انکار کے ساتھ میں نے بھی انکار کر دیا وہ تیسری بوتل لے آیا۔ میں نے پھر اپنے ساتھی کے اشارے کو دیکھ کر انکار کر دیا۔ دوکاندار نے کہا کہ اگر کچھ صحیح خون شربت پینا ہے اور جس کی تلاش میں تم ہو تو وہ قادیان سے ملے گا۔ اور مرزا غلام احمد صاحب سے ملے گا۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ مشرق سے ایک آگ نظر آئی ہے جو شمالاً اور جنوباً پھیلتی چلی جاتی ہے۔ لوگ آگے آگے بھاگتے چلے جاتے ہیں۔ میں بھی بھاگ رہا ہوں۔ ایک آدمی کو دیکھا جو ایک اونچی مسجد پر کھڑا ہے۔ اور ایک سفید کپڑے کو ہلا رہا ہے اس کا لباس بھی سفید ہے۔ اور کہتا ہے کہ "یہی ہے گھر بچاؤ کا"۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

دو تین دن کے بعد میں دو تین آدمیوں کے ساتھ قادیان جانے کو تیار ہوا۔ میرے ساتھ نظام الدین چوکیدار اور پیر شمس الدین تھے۔ مسجد مبارک میں گیا۔ وہاں حضرت صاحب کو دیکھا تو پہچان لیا یہ تو وہی ہیں کہ جو مسجد کے اوپر کھڑے کپڑے کو ہلا رہے تھے۔ نماز پڑھنے کے بعد میں باہر کو چلا گیا۔ ایک بڑ کے درخت کے نیچے ایک ہندو جھیور کو دیکھا کہ وہ بڑ کے پتے اکٹھے کر رہا ہے۔ اور عمر رسیدہ ہے۔ اس سے پوچھا کہ مرزا صاحب جنہوں نے دعویٰ کیا ہے ان کی پچھلی حالت کیسی تھی اس نے کہا کہ مجھ سے کچھ چھوٹے ہیں۔ جب میں ان کو کچھ کھیلنے کے لئے کچھ کہتا تھا۔ تو یہ کہتے تھے کہ خدا نے کھیلنے کے لئے پیدا نہیں کیا۔ اور اکثر حجرے میں رہا کرتے تھے۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے بہت نیک آدمی ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے حضرت صاحب کی بیعت کر لی۔ اور آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے دوسروں نے پگڑیوں کو پکڑ کر بیعت کی۔

بیعت کرنے کے بعد میں نے دیکھا کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ایک گلاس کے اندر پانی ڈالا ہوا ہے۔ اور اسے حضرت صاحب کے سامنے کیا۔ اور کہا کہ حضور اسے کو جھوٹا کر دیں حضرت صاحب نے بھی ایسا ہی کیا۔ مولوی صاحب اس گلاس کو لیکر بھاگ نکلے۔ میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا۔ آخر انہوں نے آگے جا کر پانی تو پی لیا۔ اور خالی گلاس میری طرف پھینک دیا میں نے اس گلاس کو ہی چاٹ لیا۔ بعدہٗ میں نے ارادہ کیا کہ حضرت صاحب سے ملوں۔ اور آپ کے بغلگیر ہو جاؤں۔ اور آپکے گھٹنوں کو چوموں۔ تو حضرت صاحب نے واعظانہ رنگ میں نصیحت کرنی شروع کر دی کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے پیر پرستی نہیں چاہیئے۔ نماز تہجد پڑھنی چاہیئے۔ میں نے کہا کہ میں مقروض ہوں دعا فرما دیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں خود بھی دعا کروں گا۔ تو مولوی راجیکی صاحب نے فرمایا کہ جاؤ تمہارا کام بن گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ سب قرض اتر گیا　۱۱/۴ ۱۴

(۲)

پیر شمس الدین ولد پیر فقیر بخش صاحب ساکن گولیکے ضلع گجرات عمر ۱۱۵ سال

میں حلفیہ صحیح بیان دیتا ہوں اور لعنت اللہ علی الکاذبین کہتا ہوں۔

شادیوال ضلع گجرات میں میرے ایک مرشد تھے۔ میں نے کشف کی حالت میں دیکھا کہ ایک مکئی کا کھیت ہے۔ جتنے پودے ہیں سب کے پتوں پر لکھا ہے مرزا غلام احمد۔ میں نے ان سے ذکر کیا انہوں نے کہا کہ یہ شخص مجدد ہوگا۔ صدی کے سر پر ہوگا تم نے اس کو ماننا۔ اس کے پچیس دن کے بعد مسجد میں میں اپنے ذکر میں مشغول تھا میں نے اسی حالت میں دیکھا کہ ایک دربار لگا ہوا ہے۔ اس میں دیکھا کہ حضرت نبی کریم نماز پڑھا رہے ہیں اور صف کے دائیں سرے پر حضرت مرزا صاحب بعدہٗ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور پھر دیگر انبیاء ہیں۔ اور نبیوں کے بعد اولیاء اللہ ہیں۔ چوتھی صف میں ایسے لوگ ہیں جن کا منہ مشرق کی طرف ہے۔ حضرت نبی کریم کے پاس ایک کاغذ کا بلندا پڑا ہے۔ نماز پڑھ چکنے کے بعد آنحضرت نے حضرت مرزا صاحب کو فرمایا کہ ان کو تقسیم کر دیں۔ چنانچہ آپ نے تقسیم کرنا شروع کیا۔ سب کو تقسیم کیا۔ جب چوتھی صف والوں کی باری آئی۔ تو آپ نے جس کو کاغذ ملتا وہ چاک کر ڈالتا میں نے ایک بزرگ سے پوچھا جو غالباً انسان نہ تھے۔ کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے سب کا ذکر کیا۔ آخر میں فرمایا کہ سب سے آخر لوگ منکر لوگ ہیں کافر ہیں۔ بعدہٗ مجھ سے وہ حالت جاتی رہی

میں نے چودھری غلام محمد صاحب کو مجبور کیا کہ چلو قادیان چلو۔ ہم قادیان گئے۔ اور بعدہٗ بہت دفعہ حضرت صاحب کے ساتھ رہا۔ اور کئی معجزات دیکھے

ابھی جو واقعہ چودھری غلام محمد صاحب نے بیان کیا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا گلاس میں پانی ڈال کر حضرت مرزا صاحب سے جھوٹا کرانے کو کہا اور اس کو پینا۔ یہ واقعہ میرے سامنے کا ہے اور بالکل صحیح ہے۔

میں نے دیکھا کہ ایک آدمی جو جونگ رسول کا رہنے والا تھا آیا۔ پاس ہی خواجہ کمال الدین صاحب بیٹھے تھے۔ انہوں نے دس روپے نذرانہ بھی دیا تھا۔ جب وہ آیا تو اس نے کہا کہ میں غریب آدمی ہوں اور مقروض ہوں۔ آپ نے سُن کر فرمایا کہ اس غریب کی بات سُن لینے دو۔ چنانچہ آپ نے اس کی بات کو توجہ سے سنا مراقبہ کیا۔ بعدہٗ فرمایا کہ اللہ فضل کر دے گا۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ وہ اگلے سال امیر و کبیر بن گیا۔ اس نے اگلے سال ایک سو روپیہ نذرانہ دیا گویا حضور غریب کی بات کو توجہ سے سنتے تھے۔　۱۱/۴ ۱۴

(۳)

پیر غلام غوث صاحب ساکن گولیکی ضلع گجرات عمر قمری ۷۲ سال شمسی ۷۰ سال۔ بیعت ۱۹۰۳ء

(یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے حضرت ام المؤمنین کی طرف سے حج بدل بھی کیا تھا۔)

مولوی امام الدین صاحب نے مجھے استخارہ کرنے کو کہا میں نے استخارہ کیا۔ ۶ ماہ کے بعد خواب دیکھی۔ کہ ہمارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو نہیں بزرگ دیوان عبدالعزیز صاحب کے ساتھ ایک اور بزرگ بیٹھے ہیں۔ اور دونوں قرآن شریف پڑھ رہے ہیں ان کا رنگ گندمی تھا۔ چہرہ نورانی تھا (دیوان صاحب اگرچہ کافی عرصہ ہوا وفات پا چکے ہیں۔ لیکن چونکہ میں انکی خانقاہ پر دعا کر رہا تھا۔ اسواسطے یقین ہے کہ وہی بزرگ تھے) جب میں نے بیعت کی تو معلوم ہوا کہ دوسرے بزرگ یہی حضرت صاحب۔ اور اسیطرح بیعت سے قبل دوران سجدہ میں۔ اور اسوقت آپ کا چہرہ بہت نورانی تھا۔ پھر ایک کام کے لئے لاہور سے قادیان آیا۔ اور حضرت صاحب کو پہچان لیا

مجھے بھی لوگوں نے بتایا تھا کہ مرزا صاحب کے پاس جانے سے پہلے آدمی کا نام و پتہ اور ضرورت پوچھ لیتے اور بذریعہ ٹیلیفون ان کو اطلاع دیدیتے ہیں اور اس کا نام و کام بتا دیتے ہیں۔ لیکن جب قادیان گیا تو تین دن تک کسی نے پوچھا بھی نہیں کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ آخر تیسرے دن جبکہ آپ کی آنکھیں نیم وا تھیں۔ آپ سے مصافحہ کیا۔ آپنے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو۔ میں نے کہا کہ کوٹھیکے سے۔ پوچھا کون ہوتے ہو۔ میں نے جواب دیا کہ پیرزادہ۔ فرمایا

"جب عابد و معبود ایک ہو جاویں تو سب حجاب کھل جاتے ہیں"

اتنا کہہ کر آپ چلے گئے۔ آخر ایک خطبہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ لوگو اسطرح بنو جسطرح حضرت مرزا صاحب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم بنے ہیں۔ دل کو تسلی ہو گئی اور فی الفور بیعت کر لی۔ ۱۸-۱۹ دن قادیان رہنے کے بعد چلا آیا ان دنوں کشتی نوح چھپ رہی تھی۔ اس کا ایک نسخہ بھی حضرت صاحب نے ارسال فرمایا

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ یہ خواب صحیح ہیں۔ اور اگر میں جان بوجھ کر غلط بیانی سے کام لوں تو مجھپر عذاب نازل ہو۔ ۱۴ ۱۱/۳۴

(۴)

بہادر خان ساکن نسووالی سوہل ضلع گجرات عمر ۴۹ سال بیعت ۱۹۰۴ء۔ میں حلفیہ بیان کرتا ہوں۔ اگر جان بوجھ کر غلط بیانی سے کام لوں تو مجھپر خدا کا عذاب نازل ہو۔

۱۹۰۴ء میں بیعت کی گرمیوں کا موسم تھا۔ قادیان میں ایک دن ٹھیرا۔ اور کھڑکی کے آگے لیٹ گیا کہ حضرت صاحب یہیں سے نکلیں گے۔ آخر جب حضرت صاحب باہر نکلے۔ تو میں ان کے ساتھ شامل ہو گیا۔ اور پہلی صف میں بیٹھ گیا۔ بالکل خواب والا نقشہ مل گیا۔

میں نے اس سے پہلے خواب دیکھی تھی کہ ایک شخص نے کہا ہے کہ حضرت صاحب باہر کھڑے ہیں میں نے دیکھا کہ آپکے ساتھ اور بھی کئی آدمی ہیں۔ مجھے درمیان سے راستہ دیا گیا۔ میںنے آپ کو سلام کیا اور مصافحہ کیا۔ ایک دوسری خواب میں دیکھا کہ حضرت صاحب نے میرے سر کو پیچھے سے چھوا۔ اور فرمایا انما اموالکم و اولادکم فتنہ گھر میں آکر میں نے دو گواہوں کے سامنے کہا کہ میںنے ایسا خواب دیکھا ہے۔ اور لوگوں کو کہا کہ حضرت صاحب قادیان والے سچے ہیں۔ میرے دونوں لڑکے مر گئے۔ زمین ویسے تباہ ہو گئی۔

ایک تیسری خواب دیکھی کہ حضرت صاحب کے ایک گلاس

شربت کا مجھے پلایا ہے۔ میں بے علم تھا۔ حضرت صاحب کو پھر خواب میں دیکھا۔ آپنے فرمایا کہ نماز پڑھاؤ۔ میں نے کہا کہ میں بے علم ہوں۔ آپنے فرمایا کہ خدا خود سکھا دیگا اب حضرت صاحب کے طفیل کچھ قرآن کریم کا علم بھی مل گیا۔ خواب میں میںنے حضرت صاحب کے گریبان کو کھلا دیکھا تھا اور تہہ بند بندھا ہوا تھا۔ میں نے جب حضرت صاحب کی زیارت کی تو بالکل ویسے ہی گریبان کھلا تھا اور تہہ بند بندھا ہوا تھا

میں نے بیعت کے لئے عرض کی فرمایا جمعہ تک ٹھیرو آخر جمعہ کے دن بیعت کر لی اور جمعہ کے بعد تک ٹھیرا میں نے آپ سے ورد پوچھا۔ آپ نے فرمایا:۔

نماز سنوار سنوار کر پڑھا کرو۔ درود پڑھا کرو۔ استغفار کیا کرو۔

میں بقدر طاقت ایسا ہی کرتا ہوں۔ میں اب اس جگہ کا امام ہوں۔ ۲۶ ۱۲/۳۴

(۵)

قاضی فضل الٰہی صاحب ساکن راولکے ضلع گجرات عمر ۶۶ سال بیعت مئی سنہ ۱۹۰۱ء

میں پٹواری میں ملازم تھا۔ پہلے مجھے جان محمد صاحب کے ذریعہ حضرت صاحب کے دعاوی کا پتہ لگا۔ جب میں نے سرمہ چشم آریہ پڑھی تو میرا دل کھل گیا۔ جب میں بیعت کیلئے گیا تو مجددیت کے مفہوم پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے لیکچر دیا۔ منشی خادم حسین صاحب بھیروی نے فرمایا استخارہ کرو۔

استخارہ کے چند ساعت بعد ہی مجھپر کشفی حالت طاری ہو گئی۔ میں دیکھتا ہوں کہ میں ایک ایسے رستے پر جا رہا ہوں۔ جو ناہموار اور بالکل خراب ہے۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ اس نے مجھ کو میرے بازو سے پکڑا۔ اور ایک شاہراہ پر ڈال دیا۔ اور کہا کہ یہ رستہ ہے۔ مجھے اس شاہراہ پر چار آدمی ملے۔ میرے دل میں یقین ہوا کہ یہی اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چار یار ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ راستے پر ڈالنے والا کون شخص تھا۔ انھوں نے کہا کہ یہی تو مسیح موعود مرزا غلام احمد ہے قول اس شخص نے کہا کہ جو میرے خیال کے بموجب حضرت ابوبکر صدیق تھے۔ پھر وہ شخص مجھ سے آگے سڑک پر چلا گیا۔ میںنے پہلے بذریعہ خط کے بیعت کی سنہ ۱۹۰۱ء میں اور پھر ہاتھ پر بیعت کی سنہ ۱۹۰۴ء میں۔

سنہ ۱۹۰۴ء میں جب حضرت صاحب لاہور آئے تو میں ۱۰-۱۲ دن تک آپ کے پاس رہا۔ حضرت صاحب کو آنکھوں کی تکلیف تھی۔ جب باہر نکلے تو دیکھا کہ آپ بعینہ وہی تھے۔ جس نے میرا ہاتھ پکڑا تھا۔ اور جس کی بیعت میں نے کی تھی

حضرت صاحب لاہور کے بعد سیالکوٹ تشریف لیگئے۔ جہاں جا کر کرشن ہونے کا دعوٰی کیا۔ اس کے بعد اور کوئی بات یاد نہیں ہے۔ اس موقعہ پر تقریباً ہر جلسہ پر آکر حضرت صاحب مصافحہ کرتے رہے

یہ بیان مؤکد بعذاب حلف لیکر بیان لئے گئے۔

مورخہ ۲۶ ۱۲/۳۴

(۶)

اللہ دتا ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ عمر ۷۵ سال بیعت اس سال کی جس سال حضرت صاحب جہلم گئے۔

جس سال حضرت صاحب کی وفات ہوئی ہے۔ اسوقت

لاہور میں مجھے حضرت صاحب کے ساتھ ایک گھنٹہ بیٹھنے کا موقع ملا تھا۔ میں نے عرض کی کہ میرے والد آپکے سخت مخالف ہیں۔ آپنے فرمایا تمہارا کیا نام ہے۔ ان کا کیا نام ہے عرض کی کہ میرا نام اللہ دتا۔ ان کا نام جمال الدین ہے فرمایا میں بھی دعا کرتا ہوں۔ تم بھی دعا کرو۔ اور خدا میری اور تمہاری دعا کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ چنانچہ میرے والد صاحب نے ۲۲-۲۳ سال مخالفت کی۔ آخر خلافت ثانیہ میں انھوں نے بیعت کی اور فوت ہو گئے

ایکدفعہ جب حضرت صاحب لاہور تھے۔ ایک مولوی حضرت صاحب کو گالیاں نکالتا تھا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں اسے پکڑ کر خوب ماروں۔ اتنے میں حضرت صاحب مکان سے باہر نکلے۔ فرمایا کہ چاہے کوئی شخص ہمیں کسی قدر بھی گالیاں دے۔ ہماری جماعت کا کوئی آدمی کسی کو ضرر نہ دے۔ جو ایسا کرے گا۔ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

حضرت صاحب چوبارہ پر تھے۔ میں نے ایک ایسا رستہ تجویز کیا کہ جو دیوار پر چڑھ کر کھڑکی کے راستے حضور تک پہنچ جاؤں۔ مجھے ایسا کرتے دیکھ کر کسی شخص نے کہا کہ یہ شخص کس طرف سے آرہا ہے حضرت صاحب نے دیکھ کر فرمایا کہ اسے مت منع کرو۔ یہ بڑی تکلیف سے آیا ہے

اس کمرہ میں جب حضرت صاحب بیعت لینے لگے تو ہر شخص نے کوشش کی کہ آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے حضرت صاحب نے اس تنگ وہ کو دیکھ کر فرمایا کہ جب ماموریمن اللہ کے پاس کوئی آئے تو ایسی حرکات نہ کرے۔ ادب سے بیٹھے۔ اور بیعت کرتے وقت ایک دوسرے کی پشت پر ہاتھ رکھتے جانا چاہیئے۔ مجھے یہی باتیں حضرت صاحب کی یاد ہیں۔ ۲۶ ۱۲/۳۴

(۷)

نبی بخش صاحب ساکن ترگڑی عمر ۵۵ سال بیعت اسی سال کی جس سال حضرت صاحب جہلم گئے

حضرت صاحب لاہور میں تھے۔ حضرت ام المومنین کے ساتھ سیر کو باہر گئے۔ جب وہ واپس آئے۔ تو حضرت ام المومنین تو ایک طرف کو ہو کر کوٹھے پر تشریف لیگئیں۔ اور میں نے حضرت صاحب سے مصافحہ کیا۔ اور ہاتھ پکڑے رہا۔ اور بیعت رہا۔ عرض کی دعا کریں۔ فرمایا کیا نام ہے میں نے کہا کہ نبی بخش فرمایا دعا کروں گا۔

جب تک میں نے ہاتھ نہ چھوڑا۔ آپ وہیں کھڑے رہے۔ آخر ایک شخص آیا۔ اس نے کہا کہ میاں حضرت صاحب کو تکلیف نہ دو۔ جب تک آپ نہ چھوڑینگے حضرت صاحب نہ جائینگے۔ چنانچہ میںنے چھوڑ دیا۔

سیالکوٹ میں جو حضرت صاحب کا لیکچر ہوا۔ وہ مولوی عبدالکریم صاحب نے سنایا تھا۔ میں سیالکوٹ میں تھا۔ حضرت صاحب چوبارہ پر تھے۔ نیچے سے میںنے دیکھا کہ حضرت صاحب نے پگڑی اتاری ہوئی ہے اور ہاتھ میں کتاب ہے۔ حضور ٹہلتے بھی جاتے ہیں۔ اور لکھنے کا کام بھی کرتے جاتے ہیں۔ ۲۶ ۱۲/۳۴

(۸)

اللہ رکھا صاحب ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۰۱ء

جب کہ ایک دفعہ حضور سیر کو نکلے اور زمینداروں نے آپ کو سلام کیا تو فرمایا:۔
میں دیکھتا ہوں کہ جا بجا چشمے پھوٹ رہے اور مجھے چشمے نظر آتے ہیں۔

(۹)

جمال الدین صاحب ساکن ترگھڑی ضلع گوجرانوالہ عمر ۷۰ سال۔ بیعت لاہور میں کی۔ جبکہ حضرت صاحب لیکچر دینے لاہور آئے تھے۔

بہت سے لوگ اسواسطے لاہور آئے۔ کہ دیکھیں کہیں آپ کو جذام تو نہیں ہے۔ لیکن لوگوں کو تسلی ہوگئی کہ بفضل خدا آپ اس سے بری ہیں۔ علاوہ ازیں باتیں تو بہت سی سنیں مگر یاد نہیں۔

(۱۰)

چودھری محمد خان صاحب ساکن شیخ پور ضلع گجرات۔ عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۰۵ء

جب میں پہلے بیعت کرنے کے لئے آیا۔ تو ہم تین آدمی تھے۔ دو تو بیعت کرنے کی غرض سے آئے تھے لیکن میں صرف دیکھنے کی غرض سے آیا تھا۔ آخر مجھے چودھری حاکم علی صاحب مل گئے۔ انھوں نے کہا۔ چلو حضرت صاحب کو دیکھ تو لو۔ آخر ہم مسجد مبارک کی کھڑکی میں داخل ہوئے۔ آگے دیکھا تو حضرت صاحب پلنگ پر بیٹھے ہیں۔ اور نیچے ایک چھوٹی چارپائی ہے۔ مفتی محمد صادق صاحب بیٹھے کچھ کام کر رہے ہیں۔ میں نیچے بیٹھنے لگا۔ تو حضرت صاحب نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہاں بیٹھ جاؤ۔ مفتی صاحب کے پاس بیٹھنے لگا تو مفتی صاحب نے فرمایا کہ حضور اپنے پاس بیٹھنے کو کہتے ہیں۔ میں حیران تھا کہ پیر تو اپنے پاس کسی کو بٹھاتے نہیں۔ یہ کیوں مجھے اپنے پاس بٹھاتے ہیں۔ کہیں مخول نہ ہو۔ آخر بیٹھ گیا۔ سر نیچا کئے ہوئے تھا۔ حضرت صاحب کو دیکھنے کا ارادہ کیا۔ لیکن چمک، روحانی اور رعب کی وجہ سے اوپر نہ دیکھ سکا۔ آخر سر نیچا کر لیا۔ دوبارہ کوشش کی تو دیکھا کہ اونچا ناک کشادہ پیشانی علامات مہدی ٹھیک نظر آئیں۔ عرض کی کہ بیعت کرتی ہے فرمایا کچھ دن ٹھیر جائیں۔ میں نے اصرار کیا۔ تو فرمایا بہت اچھا۔ میں نے بیعت کر لی۔ ۲۶ ۱۳/۴۴

(۱۱)

شیخ مولابخش صاحب ساکن مڈھ رانجھہ عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۰۶ء

حضرت صاحب کی زندگی میں ایک دفعہ بیعت کے وقت اور دو دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان آیا ہوں۔ حضرت صاحب سیر کو جاتے تھے تو لوگوں کا حلقہ بن جاتا تھا۔ مسیح ناصری کی وفات کا ذکر عام ہوتا تھا۔ اکثر محلہ دارالفضل کی طرف آیا کرتے تھے۔ قریباً روز سیر کے لئے جاتے تھے رفتار تیز ہوتی تھی۔

میں نے اپنے ساتھی کی بیماری کا ذکر حضرت صاحب سے کیا۔ اور درخواست دعا کی۔ تو فرمایا علاج بھی کرو۔ چنانچہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے دوائی دی۔ جس سے فائدہ ہو گیا

بیعت ہماری بیعت الدعا کے اندر ہوئی تھی۔

ہم حضرت صاحب کو دیکھ کر محبت سے کہا کرتے تھے۔ کیا نبیوں کی شکل ایسی ہوتی ہے۔ ہم اسوقت آپ کو نبی سمجھتے تھے۔

ہم جب حضرت صاحب کی مٹھی چاپی کی درخواست کرتے تو حضرت صاحب اپنی ٹانگوں کو دراز کر دیا کرتے۔ ۲۷ ۱۱/۴۴

(۱۲)

عمرالدین صاحب ساکن کھوکھووالی چک نمبر ۳۱۲ ج۔ ب۔ ضلع لائل پور عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء

جمعہ کے دن قادیان آیا۔ حضرت صاحب فرما رہے تھے کہ لوگ دور دور سے آئے ہیں (یہ موقع جلسہ سالانہ کا تھا) اور گردن تڑوا تڑوا کر واپس چلے جاتے ہیں

حضرت صاحب بڑے تیز رفتار تھے۔

حضرت صاحب نے فرمایا۔ بھائی صاحب جب دنیا کے کام سے فارغ ہو۔ تو ایک طرف ہو کر خدا کو یاد کرنا چاہیے۔ آسمان پر غور کرنا چاہیئے۔

ایک دفعہ پشاور سے ایک شخص آیا۔ اس نے اپنے بھائی کی بیعت کرائی۔ اور خود بیعت نہ کی۔ فرمایا آپ کیوں بیعت نہیں کرتے۔ اس نے جواب دیا کہ تکبر کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ کا ہاتھ مبارک ہے۔ میں گنہگار ہوں۔ میں کس طرح ناپاک ہاتھ کے ساتھ آپ کو مس کروں۔ آپ نے کھینچ کر اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا اور فرمایا کہ ہمارے آنے کی غرض ہی کیا ہے کہ پلید کو پاک کریں۔

سیالکوٹ میں جو حضرت صاحب نے لیکچر دیا تھا۔ وہ میر حامد علی شاہ صاحب کے مکان کے اندر لکھا گیا تھا۔ میں نے سیالکوٹ کے ہندوؤں سے اپنے کانوں سے سنا ہے کہ یہ (یعنی مسیح موعودؑ) دنیا کے آدمی نہیں ہیں۔ یہ تو کوئی دیوی کے اوتار ہیں یہ مسلمان یوں ہی اڑیاں کر رہے ہیں۔ لیکچر میں فرمایا کہ تم مجھے دجال کہتے ہو۔ کون تم سے قادیان گیا دن کو مخالفت کرتے ہو اور رات کو سو رہتے ہو۔ اچھا وہ خدا ابھی اپنا کام کر رہا ہے۔ ۲۷ ۱۲/۴۴

(۱۳)

نقش دین ساکن شاہ پور امر گڑھ ضلع گورداسپور عمر ۸۰ سال۔ بیعت جس سال کرم الدین کے ساتھ مقدمہ تھا۔ اس سال کی۔

ایک دفعہ سیر کو جاتے ہوئے فرمایا کہ:۔
ریل آوے گی۔ کالج بنے گا۔ سکول ہوگا۔ مجھے خدا فرماتا ہے کہ جگہ کو فراخ کر دے ۲۸ ۱۲/۴۴

(۱۴)

پیر محمد صاحب ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ عمر ۷۵ سال۔ بیعت اس سال کی جس سال حضرت مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہوئے۔ میں مؤکد بعذاب حلفی بیان دیتا ہوں بیعت سے قبل خواب میں دیکھا کہ لوگ مشرق سے مغرب کو جا رہے ہیں۔ ایک بزرگ ان کے آگے ہے اور باقی سب لوگ اس کے پیچھے ہیں۔ اور لوگ بھاگ بھاگ کر ان سے ملاقات کر رہے ہیں۔ جب میرے پاس سے گذرے تو کھڑا ہوا تھا مجھے کہا گیا کہ اٹھ بیٹھ بیٹھ (یہ اسی وقت اٹھ بیٹھا یہ سونے کا وقت نہیں ہے۔ میں اسوقت اٹھ بیٹھا۔ آنکھ کھل گئی اور پھر

اُدھر دیکھا کوئی آدمی نہ تھا۔

جب مولوی اکبر علی صاحب اور چودھری عبداللہ خان صاحب نے بیعت کر لی۔ میں ان کو مخول کرتا تھا۔ آخر ان کے مشورہ سے قادیان آیا۔ اسی طرح آپ کی حنا شدہ داڑھی دیکھی اور پہچان لیا کہ یہ تو وہی شخص ہیں جن کو خواب میں دیکھا تھا۔ اور آپ کی بیعت کر لی۔

ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ میرا ان پڑھ مرید اگر ایک ہفتہ تک نیک نیتی سے میرے پاس رہے۔ تو اللہ کے فضل سے سارے علموں کا وارث بن جاوے گا۔

پھر فرمایا میرا مرید مرید بن کر رہے تو ان ملانوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ ۲۸ ۱۲/۴۴

(۱۵)

حافظ صدرالدین صاحب ساکن چک علی نزد لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔ عمر ۷۰ سال۔ بیعت سنہ ۱۹۰۰ء

میں نے جن دنوں افریقہ میں ڈاکٹر رحمت علی صاحب کے ساتھ رہتا تھا۔ خواب دیکھا۔ کہ ایک بزرگ۔ نورانی چہرے والے ہیں۔ ان کا دربار لگا ہوا ہے فرما رہے ہیں۔ مناسب ہے رسول اللہ کے دین پر قائم رہو۔ مجھے خدا نے تم کو پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا ہے۔ اگر میری بات پر عمل نہ کرو گے تو دکھ اور عذاب دیکھو گے۔ اب میں جا رہا ہوں کہ پیغام پہنچا لیا ہے۔ پھر مجھے اشارہ سے بلایا۔ اور میرے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر کہا کہ یہ میرا ہاتھ نہیں ہے۔ بلکہ رسول کریم کا ہاتھ ہے۔ میں گویا دیتا ہوں میں نے بیعت کر لی۔

یہ واقعہ ۱۸۹۹ء کا ہے۔ میں سنہ ۱۹۰۰ء میں قادیان آیا اور جب حضرت صاحب کی شکل دیکھی تو بالکل اسی خواب والے بزرگ کی شکل کی طرح تھی۔ میں نے بیعت کر لی۔

ایک دفعہ سالانہ جلسے کے موقع پر حضرت صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہندو بازار سے باہر گذر رہے تھے راستہ میں ڈھاب کے کنارے ایک عورت کپڑے دھو رہی تھی۔ لوگوں کو دیکھ کر رک گئی اور کھڑی ہو گئی۔ تاکہ حضرت صاحب پاس سے نکل جاویں۔ اس نے کہا:۔
"مرجا کے سی تے کے بن گیا۔ اے پرمیشر تیرے شان نے"

ہندو بازار سے گذرتے ہوئے بعض ہندوؤں نے طنزاً کہا۔ یہ تو کہتے تھے میرے ساتھ بہت سے آدمی ہیں۔ لیکن یہ تو چند آدمی ہیں۔ اسواسطے واپسی پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ سب آدمی ہندو بازار کے اندر سے جائیں۔ جس سے اسقدر بھیڑ ہو گئی کہ گذرنا مشکل ہو گیا لوگ دوکانوں کی چیزوں کو پھلانگتے ہوئے جا رہے تھے ۲۸ ۱۲/۴۴

(۱۶)

حافظ احمدالدین صاحب ساکن ڈنگہ ضلع گجرات عمر ۶۵ سال بیعت ۱۸۹۷ء

۱۸۹۸ء میں جب قادیان آیا تو مسجد مبارک میں حضرت صاحب خود کھانا لاتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ آٹھ نو آدمی ہوتے تھے۔ ضلع ہوشیارپور میں کچھ طاعون کی شکایت تھی۔ اسواسطے حضور فرماتے تھے کہ دہی میں سرخ مرچ اور نمک ملا کر کھایا کرو۔ چنانچہ روٹی رکھنے کے بعد اسی طرح دہی میں نمک مرچ ملا کر لائے پانچ چھ پیالے تھے۔ فرمایا رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کثرت سے پڑھا کرو۔
فرمایا طاعون طعن سے ہے جس وقت کبھی یہ

طعن کیا جاوے۔ توا سپر بھی طعن رکھا جاتا ہے۔ اس وقت عذاب آیا کرتا ہے۔ یہ ہماری سچائی کا نشان ہے وہ وقت قریب ہے کہ لوگ کثرت سے یہاں آئینگے۔ بہت ہی قریب ہے اس کثرت سے آوینگے کہ جگہ تنگ ہو جاوے گی۔ مکانوں کو وسیع کرنے کا فکر چاہیئے۔ جہاں اب درزی خانہ ہے۔ یہ مکان بن رہا تھا۔ اور ایک شخص غلام محمد ککگتی نے لکڑی مہیا کی تھی۔ یہ مہمانوں کے لئے بن رہا تھا۔ آپ سویرے ہی گئے دیکھا بڑھئی لکڑی پر رندہ مار رہا ہے۔ دیکھ کر فرمایا خدا بخش کیا کر رہے ہو اس نے عرض کیا کہ صاف کر رہا ہوں۔ فرمایا ہم لوگوں کو آرام پہنچانے کے واسطے یہ مکان بنا رہے ہیں۔ اس لکڑی نے لوگوں کے ساتھ نہیں لگنا۔ وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے اس کو چھوڑ دیں

فرمایا نماز کو سمجھ کر پڑھنا چاہیئے۔ اس میں نماز کا کچھ فائدہ نہیں۔ جس کی خود کسی کو سمجھ نہ ہو۔ اس کا فائدہ ہی کیا ہو گا۔

عبدالحق سے مباحثہ میرے سامنے ہوا۔ قادیان میں حضرت صاحب سے چار دن ہوتا رہا۔ وہ لاہور میں بی۔ اے میں پڑھا کرتا تھا۔ پہلے کفارہ پر ہوا۔ آخر وہ مان گیا۔ اور مسلمان ہو گیا۔ بار بار فرمایا کہ سوالات کی ترتیب رکھو۔ جب ایک تسلی ہو جائے تب دوسرے پر آؤ۔ جب مسلمان ہو گیا تو مسجد مبارک کے نیچے چھتی ہوئی گلی میں دو ڈیڑھ گھنٹہ تک کھڑے ہو کر گفتگو کرتے رہے۔ اس کا زیادہ زور کفارہ پر تھا۔ آخر مان گیا

ایک دفعہ سیر کرتے ہوئے سکول کی طرف آئے بڑ کے نیچے کھڑے ہو گئے۔ جھاڑ کثرت سے تھا یہیں تک سیر کرنے کے لئے آئے تھے۔ واپسی پر سب کھڑے ہوئے تو مولوی جمال الدین صاحب نے کہا کہ اسے صاف کر دیا جائے۔ فرمایا کوئی دن ایسا آوے گا کہ خود بخود اس کی صفائی ہو جاوے گی۔

ایک دفعہ سیر کرتے ہوئے مشرق کی طرف گئے پل پر جا کر فرمانے لگے ایک عرب جو ساتھ تھے مخاطب کر کے۔ کہ کتنے ہزار الفاظ آج رات ہمیں خواب میں سکھائے گئے۔ اور پھر اسی کے ساتھ عربی میں تقریر کی

قادیان میں بار بار آنے کے لئے بہت تاکید فرماتے تھے۔ فرماتے یہ بہت برکت کی جگہ ہے۔ مجبوراً لوگوں کے اصرار پر جانے کی اجازت دینی پڑتی ہے

ان دنوں لنگر خانہ اسی جگہ ہوتا تھا جہاں اب کمپڈیو کے نیچے کنواں ہے اس کے پیچھے ہوا کرتا تھا۔ ملک غلام حسین صاحب نے ماہ رمضان میں کسی شخص کو چاول چراتے ہوئے پکڑا۔ اس نے ... [illegible] کے لئے ایک عورت کو پیش کیا۔ حضور نے فرمایا دو چار سیر چاول اسے اور دیدو۔ اس نے ضرورت کی وجہ سے ہی چھپائے ہیں۔ ہمارے لنگر سے بھی پک کر تقسیم ہونے تھے۔

ملک غلام حسین کا خیال تھا کہ رمضان کے مہینے میں لوگ روٹی زیادہ لے جاتے ہیں۔ اور ضائع کر دیتے ہیں۔ اسپر فرمایا کہ روٹی کھلے دل سے دینی چاہیئے۔ روٹی خدا کا بھیجا ہوا رزق ہے ضائع نہیں ہوتی۔

نماز کے متعلق فرماتے کہ باجماعت پڑھنی چاہیئے اور ... سے ساتھ پڑھنی چاہیئے۔

دسمبر ۱۹۰۷ء میں جلسہ الوداع ہوا۔ میں ہوشیار پور سے آیا تھا۔ اس موقع پر سر دار فضل حق

مسلمان ہوا تھا۔ اس نے اپنے مسلمان ہونے کے حالات مسجد اقصٰی میں پڑھ کر سنائے تھے اس کے رشتہ دار بھی آ گئے۔ انھوں نے بہت زور دیا۔ لیکن وہ نہ مانا۔ اس کے حالات کو سن کر بہت ہی ہنسے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ حضور جیسے آج ہنسے ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں ہنسے۔ اس نے گرنتھ کی تردید کی تھی۔ حضرت صاحب نے ایک واقعہ مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کا پیش کیا۔ گرمیوں کے دنوں میں کسی کام کے لئے آئے۔ مسجد اقصٰی میں گرمی تھی۔ لوگ وہیں ٹھیرتے تھے لوگ جب لیٹے تو ایک دوسرے کی طرف پاؤں کرنے میں باہم جھگڑا پیدا ہوا۔ مولوی برہان الدین صاحب باہر کھڑے تھے۔ آخر وہ بھی اندر آ کر لیٹ گئے اور کہا کہ سب میرے سر کی طرف پاؤں کر دیں۔ حضرت صاحبؑ ان کی قربانی کی خوبی کا بیان کیا کہ کیسی خوبی سے اچھی طرح فیصلہ کر دیا۔ جس طرح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے رکھنے کے متعلق فیصلہ کیا تھا۔

۱۸۹۷ء کا جلسہ تھا۔ مولوی حکیم قطب الدین صاحب کے مطب والی جگہ حضرت مولوی صاحب کے مکان تک راستہ ہوتا تھا۔ سید حاصیت علی شاہ صاحب سب انسپکٹر رات کو کوٹھے پر سوئے۔ رات کو بارش آ گئی۔ ان کو جگہ مولوی صاحب کی دوکان کے دروازے پر ملی کتنے اندر سے باہر نکل رہے تھے۔ اور بعض باہر سے اندر آتے تھے۔ ایک کتے نے ان پر پاؤں رکھا۔ کسی نے کہا کہ آپ بڑے پائے کے آدمی ہیں۔ یہاں سے اٹھ بیٹھیں۔ انھوں نے کہا کہ اس گھر کے کتے بھی ہمیں منظور ہیں۔

میں نے حضرت صاحب سے ان کی کسی نشانی کی درخواست کی۔ تو حضرت صاحب نے ایک رومال دیا۔ اور کچھ بال جو اب تک میرے پاس محفوظ ہیں۔ رومال تو بیتے اپنے ایک دوست منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر کو دیدیا تھا۔

میرے دل کے اندر چند ایک اعتراضات تھے۔ اور اس ارادے سے آئے تھے کہ قادیان سے روٹی نہیں کھانی۔ چنانچہ ہم ننگل کی طرف کنوئیں کے پاس ٹھیرے تھے

جب ہم مسجد مبارک میں آئے تو معلوم ہوا کہ حضرت صاحب ان ہی اعتراضات کا جواب دے رہے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ قادیان کی روٹی نہیں کھانی چاہیئے

۳۰ $\frac{12}{44}$

۱۷

سید محمود عالم صاحب ساکن لرسہ ضلع گیا ڈاکخانہ جلال آباد حال مہاجر قادیان۔ عمر ۵۸ سال بیعت ۱۹۰۵ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں بیٹھے تھے۔ ذوالفقار علی خان صاحب ایک خط نواب رامپور کی طرف سے لے کر آئے تھے۔ کہ مرزا صاحب نے نبوت کے دعوے سے انکار کیا ہے۔ اسپر حضرت صاحب نے ڈانٹ کر اونچی آواز سے کہا کہ میں نبی ہوں۔ اور میرا دعوٰی نبوت کا ہے۔ اس شعر کا مطلب کہ "نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب" کے معنی یہ ہیں کہ میں ایسا نبی نہیں ہوں جو شریعت لائے" چنانچہ آپ کو اس کا اسقدر خیال ہو کہ آپ نے سیر کے وقت بھی اس کا ذکر کیا۔ اس کی ڈائری چھپ چکی ہے یہ آپ کے آخری ایام کا واقعہ ہے۔ جبکہ آپ لاہور جانے والے تھے۔

حضور نے خان صاحب سے فرمایا کہ نبی کریمؐ کے صحابہ اتنے بے دھڑک تھے کہ بادشاہوں کے دربار میں جاتے تھے۔ اور نہیں ڈرتے تھے۔ آپ کیوں ڈرتے ہیں۔

ایک دفعہ حضور ہنستے ہوئے باہر آئے اور فرمایا کہ آج اتنا بنڈل میرے پاس کفر کا آیا ہے کاش کہ لوگ سمجھتے۔

آپ ہنس رہے تھے۔ چہرے پر کچھ بھی ملال نہ تھا۔

لاہور میں آپ نے فرمایا کہ جب میں مضمون لکھنے لگتا ہوں تو مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا۔ جب شروع کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ دشمن اس طرح کہیگا۔ ہر طرح سے اُسے تسلی دلانے کے طریقے اختیار کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے سمجھاتا ہے

حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے فرمایا کہ حضور کی کتاب چشمہ معرفت کا جواب ان آریوں نے گندہ دہانی سے کام لیا ہے۔ اسپر حضرت صاحبؑ نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ کہ آپ ان کی بدزبانی سن کر اسی وقت اٹھ کیوں نہ آئے۔ یہ تو آپ نے صریح نافرمانی کی ہے۔

ایک شخص نے لاہور میں کہا کہ جب دنیا میں ہزاروں محدث موجود ہیں۔ تو آپ کے مبعوث ہونے کی کیا غرض تھی۔ فرمایا:۔ خدا سے پوچھو اس نے کیوں مبعوث کیا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مولوی صاحبؓ نے عرض کیا نابھ کے وزیر نے راجہ صاحب کی طرف سے لکھا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب گو رمکھی میں کتاب لکھیں حضرت صاحب نے پوچھا کہ کس نے لکھا ہے راجہ صاحب نے یا وزیر نے؟

کہا گیا کہ وزیر نے مگر راجہ صاحب کی طرف سے فرمایا:۔

دیکھو خدا کے مامورین میں کبریائی بھی ہوتی ہے۔ اگر راجہ کو ضرورت ہے تو خود لکھے دوسروں سے کیوں لکھواتا ہے۔

اسپر حضرت مولوی صاحب خاموش ہو گئے۔ ۸ $\frac{1}{44}$

۱۸

غلام غوث صاحب ساکن سعداللہ پور ضلع گجرات عمر ۶۰ سال۔

میں بعد حلف مؤکد بعذاب بیان کرتا ہوں:۔

میں پہلے مخالف تھا۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے ذریعہ حضرت مرزا صاحب کی کتابوں کی پڑھنے کی تحریک ہوئی

کتابیں پڑھنی شروع کیں۔ آخر ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ آیا ہے۔ جس کا قد زمین سے لے کر آسمان تک ہے۔ اس نے آواز بلند کہا:۔ "مسیح موعود پر ایمان لاؤ ورنہ ایمان سلب ہو جاوے گا" مورخہ ۲۲ $\frac{4}{44}$

۱۹

نبی بخش صاحب چک نمبر ۱۱۷ جھبور۔ ضلع شیخوپورہ متصل سانگلہ عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۰۷ء

حضرت صاحب نے جلسہ سالانہ پر فرمایا کہ اگلے سال معلوم نہیں کس نے ہونا ہے اور کس نے نہیں ہونا۔

۲۱ $\frac{12}{44}$

Digitized by Khilafat Library Rabwah

112

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۶)

۱۹ر جنوری ۱۸۹۸ء بعد مغرب

عیسائیوں کا فتنہ ام الفتن ہے۔ اسلئے چودھویں صدی کے مجدد کا کام کسر الصلیب ہے۔ پھر چونکہ یہ علامت اس پر صادق آئی۔ اسلئے چودھویں صدی کا مجدد مسیح موعود قرار پایا۔ کیونکہ احادیث سے مسیح موعود کا کام کسر الصلیب ثابت ہوتا ہے اب جبکہ ہمارے مخالفوں کو بھی ماننا پڑتا ہے کہ چودھویں صدی کے مجدد کا کام کسر الصلیب ہی ہونا چاہیے کیونکہ اُس کے سامنے یہی مصیبت ہے۔ پھر انکار کے لئے کونسی گنجائش ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی کا مجدد ہی ہوگا۔ ہماری توجہ ان لوگوں کی طرف ہے جن کو حق کی پیاس ہے۔ لیکن جو حق کی تلاش نہیں چاہتے جن کی طبیعتیں معکوس ہیں۔ وہ ہم سے کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں

یاد رکھو ہدایت تو اس کو ہوتی ہے جو تعصب سے کام نہیں لیتے۔ وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبر نہیں کرتے۔ پس طالب ہدایت سمجھ لے کہ موجودہ حالتوں میں چودھویں صدی کے مجدد کا یہ کام ہے کہ کسر صلیب کرے کیونکہ صلیبی فتنہ خطرناک پھیلا ہوا ہے۔ اسلام ایسا دین تھا کہ اگر ایک بھی اُس سے مرتد ہو جاتا تو قیامت برپا ہو جاتی تھی۔ لیکن اب کس قدر افسوس ہے کہ مرتد ہونیوالوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی۔ اور وہ لوگ جو مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے تھے۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کامل انسان کی نسبت۔ جس کی پاک باطنی کی کوئی نظیر دنیا میں موجود نہیں۔ قسم قسم کے دل آزار بہتان لگا رہے ہیں۔ کروڑوں کتابیں اس سید المعصومین کی تکذیب میں اس گروہ کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں۔ بہت سے مستقل ہفتہ وار اور ماہوار اخبار اور رسالے اس غرض کے لیے جاری کر رکھے ہیں۔ پھر کیا ایسی حالت میں خدا تعالیٰ کوئی مجدد نہ بھیجتا؟ اور پھر اگر کوئی مجدد آتا تو تم ہی خدا کے واسطے سوچ کر بتاؤ کہ کیا اس کا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ رفع یدین کے جھگڑے کرے۔ یا آمین بالجہر پر لڑتا مرتا پھرتا ہے

غور تو کرو جو مرض وبا کی طرح پھیل رہا ہے۔ طبیب اس کا علاج کرے گا۔ نہ کسی اور مرض کا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی حد ہو چکی۔ لکھا ہے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین اپنی ماں سے سن کر اس کو مار دیا تھا یہ غیرت اور حمیت تھی مسلمانوں کی مگر آج یہ حال ہو گیا ہے کہ توہین کی کتابیں پڑھتے اور سنتے ہیں غیرت نہیں آتی اور اتنا نہیں ہو سکتا کہ ان سے نفرت ہی کریں۔ بلکہ اُلٹا جس شخص کو خدا نے خاص اس فتنہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و جلال کے لیئے خاص قسم کی غیرت لے کر آیا ہے اُس کی مخالفت کرتے ہیں اور اُس پر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں خدا تعالیٰ ہی ان لوگوں کو بصیرت کی آنکھ دے آمین

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک سورۃ بھیجکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر اور مرتبہ ظاہر کیا ہے اور وہ سورۃ ہے الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل یہ سورۃ اس حالت کی ہے کہ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مصائب اور دکھ اُٹھا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس حالت میں آپ کو تسلی دیتا ہے کہ میں تیرا اس حالت میں مؤید و ناصر ہوں۔ اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا۔ یعنی اُن کا مکر اُلٹا کر اُن ہی پر مارا۔ اور چھوٹے چھوٹے جانور اُن کے مارنے کے لئے بھیجدیئے ان جانوروں کے ہاتھوں میں کوئی بندوقیں نہ تھیں بلکہ مٹی تھی سجیل بھیگی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں۔ اس سورہ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سا کعبہ قرار دیا ہے۔ اور اصحاب فیل کے واقعہ کو پیش کر کے آپ کی کامیابی اور تائید و نصرت کی پیشگوئی کی ہے یعنی آپ کی ساری کاروائی کو برباد کرنے کے لئے جو سامان کرتے ہیں اور تدابیر عمل میں لاتے ہیں۔ اُن کو تباہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اُن کی ہی تدبیروں کو اور کوششوں کو اُلٹا کر دیتا ہے۔ کسی بڑے سامان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے ہاتھی والوں کو چڑیوں نے تباہ کر دیا ایسا ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی۔ جب کبھی کوئی اصحاب الفیل پیدا ہو گا تب ہی اللہ تعالیٰ اُن کو تباہ کرنے کے لئے ان کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کے سامان کر دیتا ہے۔

پادریوں کا اصول یہی ہے۔ اُن کی چھاتی پر اسلام ہی پتھر ہے۔ ورنہ باقی تمام مذاہب اُن کے نزدیک نامرد ہیں ہندو بھی عیسائی ہو کر اسلام کے لئے ہی کتابیں لکھتے ہیں۔ رامچندر اور ٹھاکر داس نے اسلام کی تردید میں اپنا سارا زور لگا کر کتابیں لکھی ہیں۔ بات یہ ہے کہ ان کا کانشنس کہتا ہے کہ اُن کی ہلاکت اسلام ہی ہے۔ طبعی طور پر خوف اُن کا ہی پڑتا ہے جن کے ذریعہ ہلاکت ہوتی ہے۔ ایک مرغی کا بچہ بلی کو دیکھتے ہی چلانے لگتا ہے۔ اسی طرح پر مختلف مذاہب کے پیرو عموماً اور پادری خصوصاً جو اسلام کی تردید میں زور لگا رہے ہیں۔ یہ اسی لئے ہے کہ اُن کو یقین ہے بلکہ اندر ہی اندر اُن کا دل اُن کو بتاتا ہے کہ اسلام ہی ایک مذہب ہے جو ملل باطلہ کو پیس ڈالے گا۔

اس وقت اصحاب فیل کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کی حالت میں بہت کمزوریاں ہیں اسلام غریب ہے۔ اور اصحاب فیل زور میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے۔ چڑیوں سے وہی کام لے گا۔ ہماری جماعت ان کے مقابلہ میں کیا ہے اُن کے مقابلہ میں پیلہ ہے۔ اُن کے اتفاق اور طاقت اور دولت کے سامنے نام بھی نہیں رکھتے۔ لیکن ہم اصحاب الفیل کا واقعہ سامنے دیکھتے ہیں کہ کیسی تسلی کی آیات نازل فرماتی ہیں۔

مجھے بھی یہی الہام ہوا ہے۔ جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید اپنا کام کر کے رہے گی۔ ہاں اس پر وہی یقین رکھتے ہیں جن کو قرآن سے محبت ہے۔ اگر قرآن سے محبت نہیں۔ اسلام سے الفت نہیں وہ ان باتوں کی کب پرواہ کر سکتا ہے اسلام اور ایمان یہی ہے کہ خدا کی رائے سے رائے ملائے جو اسلام کی عزت اور غیرت نہیں کرتا۔ خواہ وہ کوئی ہو خدا کو اس کی عزت اور غیرت کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اور وہ دیندار مسلمان نہیں خدا کی باتوں کو حقیر سمجھو۔ اور اُن لوگوں کو قابل رحم سمجھو جنھوں نے تعصب کی وجہ سے حق کا انکار کر دیا۔ اور کہدیا کہ اس زمانہ میں کسی کے آنے کی کیا ضرورت ہے۔ افسوس! وہ نہیں دیکھتے کہ اسلام کس طرح دشمنوں کے نرغہ میں پھنسا ہوا ہے چاروں طرف سے اس پر حملہ پر حملہ ہو رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جاتی ہے۔ پھر بھی کہتے ہیں کہ کسی کی ضرورت نہیں۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۷ تاریخ تقریر ۱۲ر جنوری ۱۸۹۸ء)

اپنی جماعت کو کچھ نصیحتیں

مرض طاعون بجائے خود عذاب شدید ہے۔ دوسرا قانون اس پر سخت ہے کہ جو دوسرا عذاب ہے۔ اور مرض بھی بڑھ رہی ہے۔ عورت ہو یا بچہ ہو الگ کر دیا جاتا ہے۔ اور گھر کو خالی کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس مرض اور اس کے قانون پر غور کر کے میرے دل میں ایک درد پیدا ہوا۔ اور میں نے تہجد میں اس کے متعلق دعا کی تو الہام ہوا

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

اب خیال ہوتا ہے کہ وہ الہام جو ہوا تھا کہ کون کہہ سکتا کہ اے بجلی آسمان سے مت گر۔ شاید اسی کے متعلق ہو میں تمھیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرتا ہے۔ اور عذاب الٰہی سے اُن کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو۔ میں نصحاً للہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اپنے حالات پر غور کرو۔ اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو دعا میں لگ جانے کے لئے کہو۔ استغفار عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون۔ اسلئے اگر تم چاہتے ہو اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو۔ گورنمنٹ کو اختیار ہو گا کہ مستقل انتظام کو علیحدہ دکھا جائے گویا وہ لوگ جو علیحدہ کیے جائیں گے قبروں ہی میں ہوں گے۔ [illegible] تو جس جوان کا کوئی [illegible] خدانخواستہ اگر کبھی ایسی [illegible] جہاں ہم سے کوئی ہو سلو میں تمھیں ہدایت کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کے قوانین کی سب سے پہلے اطاعت کرنیوالے تم ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکثر مقامات میں سنا گیا ہے کہ پولیس والوں سے مقابلہ ہوا۔ میرے نزدیک گورنمنٹ کے قوانین کے خلاف کرنا بغاوت ہے جو خطرناک جرم ہے۔ ہاں گورنمنٹ کا بیشک یہ فرض ہے۔ کہ وہ ایسے افسر مقرر کرے۔ جو خوش اخلاق۔ متدین اور ملک کے رسم ورواج اور مذہبی پابندیوں سے آگاہ ہوں غرض تم خود ان قوانین پر عمل کرو۔ اور اپنے دوستوں اور ہمسائیوں کو اُن قوانین کے فوائد سے آگاہ کرو۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ دعاؤں کا وقت یہی معلوم ہوتا ہے۔ اس وبا نے پنجاب کا رخ کر لیا ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ ہر ایک متنبہ اور بیدار ہو کر دعا کرے اور توبہ کرے۔ قرآن شریف کا منشاء یہ ہے کہ جب عذاب سر پر آپڑے۔ پھر توبہ عذاب سے نہیں چھڑا سکتی اسلئے اس سے پیشتر کہ عذاب الٰہی آ کر توبہ کا دروازہ بند کر دے توبہ کرو۔ جب کہ دنیا کے قانون سے اسقدر ڈر پیدا ہوتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون سے نہ ڈریں۔ جب بلا سر پر آپڑے۔ تو اس کا مزہ چکھنا ہی پڑتا ہے۔ چاہیئے ہر شخص تہجد میں اُٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملا دیں۔ ہر ایک خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کریں۔ توبہ سے یہ مراد ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضامندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کریں اور آگے قدم رکھیں۔ اور تقویٰ اختیار کریں اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے۔ عادات انسانی کو شائستہ کریں۔ غضب نہ ہو۔ تواضع اور انکسار اس کی جگہ لیلے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو۔ یطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیرا۔ الخ یعنی خدا کی رضا کے لئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ کی رضا کے لئے ہم دیتے ہیں۔ اور اس دن سے ہم ڈرتے ہیں جو نہایت ہی ہولناک ہے۔

قصہ مختصر دعا سے توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے ساتھ ہم سے معاملہ کرے۔

اخلاقی حالت ایسی درست ہو کہ کسی کو نیک نیتی سے سمجھانا اور غلطی سے آگاہ کرنا ایسے وقت پر ہو کہ اسے بُرا نہ معلوم ہو کسی کو استخفاف کی نظر سے نہ دیکھا جائے دلشکنی نہ کی جاوے۔ جماعت میں باہم جھگڑے فساد نہ ہوں۔ دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت کی نظر سے نہ دیکھو۔ مال و دولت یا نسبی بزرگی پر بیجا فخر کر کے دوسروں کو حقیر و ذلیل نہ سمجھو۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک مکرم وہی ہے جو متقی ہے چنانچہ فرمایا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ دوسروں کے ساتھ بھی پورے اخلاق سے کام لینا چاہیئے۔ جو بد اخلاقی کا نمونہ ہوتا ہے۔ وہ بھی اچھا نہیں۔ ہماری جماعت کے ساتھ لوگ مقدمہ بازی کا صرف بہانہ ہی ڈھونڈتے ہیں۔ لوگوں کے لیے ایک طاعون ہے اور ہماری جماعت کے لئے دو طاعون ہیں۔ اگر کوئی جماعت میں سے ایک شخص بُرائی کرے گا تو اُس ایک سے ساری جماعت پر حرف آئے گا۔ دانشمندی حلم اور درگذر کے ملکہ کو بڑھاؤ۔ نادان سے نادان باتوں کو جواب بھی متانت اور سلامت روی سے دو یاوہ گوئی کا جواب یاوہ گوئی نہ ہو۔

میں جانتا ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم میں بھی کچھ ایسی حکمت عملی تھی کہ اگر ایسا نہ کرتے تو روز ماریں کھاتے پھرتے رومیوں کی سلطنت تھی یہود کے فقیہہ اور فریسی اس کے مقرب تھے۔ اسوقت اگر وہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرا گال نہ پھیرتے تو روز ماریں کھایا کرتے اور روز مقدمے ہوتے۔ باوجودیکہ وہ ایسی نرم تعلیم دیتے تھے پھر بھی یہود انھیں دم نہ لینے دیتے تھے

اسوقت کی موجودہ حالت انجیل کی تعلیم ہی کو چاہتی ہوگی اسوقت ہماری جماعت کی حالت بھی قریباً ویسی ہی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مارٹن کلارک عیسائی مقدمہ میں محمد حسین نے بھی اسکی گواہی دی

اب سمجھ لو کہ قوم سے بھی کوئی اُمید نہیں ہے۔ رہی گورنمنٹ اُس کو بھی بدظن کیا جاتا ہے۔ اور گورنمنٹ کسی حد تک معذور بھی ہے۔ اگر خدانخواستہ وہ بدظن ہو۔ کیونکہ عالم الغیب نہیں ہے۔ اسلئے ہم کو اکثر مرتبہ گورنمنٹ کے حضور خاص طور پر میموریل بھیجنے پڑے۔ اور اپنے حالات سے خود اس کو مطلع کرنا پڑا۔ تاکہ اُس کو صحیح اور سچے واقعات کا علم ہو۔ مناسب ہے کہ ان ابتلا کے دنوں میں اپنے نفس کو مار کر تقویٰ اختیار کریں۔ میری غرض ان باتوں سے یہی ہے کہ تم نصیحت اور عبرت پکڑو۔

دنیا فنا کا مقام ہے آخر مرنا ہے۔ خوشی دین کی باتوں میں ہے۔ اصلی مقصد تو دین ہی ہے

رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا۔ اسلئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں۔ جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۸ تاریخ تقریر ۱۹ جنوری ۱۸۹۸ء)

مذہب کی اول اینٹ خداشناسی ہے

مذہب کی اول اینٹ خداشناسی ہے۔ جب تک وہ درست نہ ہو دوسرے اعمال کیونکر پاک ہو سکتے ہیں عیسائی دوسروں کی پاک باطنی پر بڑے اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اور کفارہ کا اخلاق سوز مسئلہ مان کر اعتراض کرتے ہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جب کفارہ کا عقیدہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے مواخذہ کا خوف کیونکر ہو سکتا ہے؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہمارے گناہوں کے بدلے مسیح پر سب کچھ وارد ہو گیا۔ یہاں تک کہ اسے ملعون قرار دیا۔ اور تین دن ہاویہ میں رکھا۔ ایسی حالت میں اگر گناہوں کے بدلے سزا ہو تو پھر کفارہ کا کیا فائدہ ہوا۔

اصول کفارہ ہی چاہتا ہے کہ گناہ کیا جاوے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ اصول کا اثر بہت بڑا پڑتا ہے دیکھو ہندوؤں کے نزدیک گائے بھی بہت پوتر اور قابل تعظیم ہے۔ اس کا اثر ان میں اس حد تک ہے۔ کہ اس کا پیشاب اور گوبر بھی پوتر کرنے والا ان میں قرار دیا گیا ہے۔ گائے کے متعلق اسقدر جوش ان میں ہے جس کی کچھ بھی حد نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ امران میں بطور اصول داخل کیا گیا ہے۔ یاد رکھو اصول بطور ماں کے ہوتے ہیں۔ اور اعمال بطور اولاد کے۔ جب مسیح کفارہ ہو گیا ہے۔ اور اس نے تمام گناہ ایمان لانے والوں کے اٹھا لیئے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ گناہ نہ کیے جاویں تعجب کی بات ہے۔ کہ عیسائی جب کفارہ کا اصول بیان کرتے ہیں۔ تو اپنی تقریر کو خدا تعالیٰ کے رحم اور عدل سے شروع کیا کرتے ہیں۔

مگر میں پوچھتا ہوں کہ جب زید کے بدلے پھانسی بکر کو ملی تو یہ کونسا انصاف اور رحم ہے۔ جب یہ اصول قرار دے دیا کہ سب گناہ اُس کے اُٹھائے۔ پھر گناہ نہ کرنے کے لئے کونسا امر مانع ہو سکتا ہے۔ اگر یہ ہدایت ہوتی کہ اُسوقت کے عیسائیوں کے لئے کفارہ ہوئے ہیں تو یہ اور بات تھی۔ مگر جب یہ مان لیا گیا ہے کہ قیامت پیدا ہونے والوں کے گناہوں کی گٹھڑی یسوع اٹھا کر لے گیا۔ اس نے سزا بھی اُٹھائی۔ پھر گنہگار کو پکڑنا کس قدر ظلم ہے .... کہ اول ظلم تو یہ ہے گناہ کو گنہگار کے بدلے سزا دینا ہی ظلم ہے۔ اور پھر دوسرا ظلم یہ ہے کہ اول گنہگاروں کو گناہوں کی گٹھڑی یسوع کے سر پر رکھو دی۔ اور گنہگاروں کو مژدہ سنا دیا کہ تمہارے گناہ اس نے اُٹھا لیئے۔ اور پھر وہ گناہ کریں تو پکڑے جاویں۔ یہ عجیب دھوکا ہے۔ جس کا جواب عیسائی کبھی نہیں دے سکیں گے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ کفارہ پر ایمان لانے سے انسان گناہ کی زندگی سے نجات پا سکتا ہے۔ اور گناہ کی قوت اس میں نہیں رہتی۔ تو یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اسلئے کہ یہ اصول ہی اپنی جڑھ میں گناہ رکھتا ہے۔ گناہ سے بچنے کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ مواخذہ الٰہی کے خوف سے۔ لیکن وہ مواخذہ کا خوف کیونکر ہو سکتا ہے۔ جب کہ یہ مان لیا جاوے کہ ہمارے گناہ یسوع نے اُٹھا لیئے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ایسے اصول کا انسان کبھی متقی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ ہر ایک کام کو جس کی بنا تقویٰ کے اصولوں پر ہو ضروری نہ سمجھے گا۔ یہ خوب یاد رکھو کہ پاک باطنی ہمیشہ اصولوں ہی سے شروع ہوتی ہے ورنہ ع

خدمت نفس نہ گردد بہ لباس معلوم

پھر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کفارہ کا مسئلہ ماننے والوں نے پاک باطنی کی عملی نظیریں کیا قائم کی ہیں۔؟

یورپ کی بد اعمالیاں سب کو معلوم ہیں شراب جوام الخبائث ہے۔ اُس کی یورپ میں اسقدر کثرت ہے اس کی نظیر کسی دوسرے ملک میں نہیں ملتی۔ میں نے کسی اخبار میں پڑھا تھا۔ کہ اگر لنڈن کی شراب کی دکانوں کو اگر ایک لائن میں رکھا جاوے تو پچھتر میل تک چلی جاویں۔ جس حالت میں ان کو یہ تعلیم دیگئی ہے کہ ہر ایک گناہ کی معافی کا سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے۔ اور جس قدر گناہ کوئی کرے وہ معاف ہیں۔ اب سوچ کر عیسائی ہم کو جواب دیں کہ اس کا اثر کیا پڑے گا۔ اگر نعوذ باللہ ہمارا یہ اصول ہوتا تو ہم پر اس کا کتنا بڑا اثر پڑتا۔ نفس امارہ تو سہارا ہی تلاش کرتا ہے۔

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(13)

میں کیوں کر احمدی ہوا

ماسٹر اللہ دتا صاحب مہاجر قادیان کے حالات

خاکسار اللہ دتا ولد عبدالستار ولد غلام رسول ولد عبدالمعبود قوم جٹ عرض پرداز ہے کہ میری بیعت ۱۸۹۸ء کی ہے۔ میری بیعت کے محرک حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے جو ٹریننگ کالج لاہور کی تعلیم کے ایام میں ایک سال میرے ساتھ رہے ان کے پاس حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ اور حضرت مولانا شیر علی صاحب سلمہ اللہ جو کالج میں پڑھتے تھے کبھی کبھی آیا کرتے تھے۔ ان پاکبازوں اور بالخصوص حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو ملازم تھے کے نیک نمونہ سے بہت متاثر ہوا۔ تعلیم سے فارغ ہو کر جب میں ملازم ہوا تو مجھے خوش قسمتی سے حافظ احمد الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن کھوجیاں کی صحبت میسر آئی۔ جو مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب دیکر پڑھوایا کرتے تھے۔ مثلاً براہین احمدیہ۔ جنگ مقدس۔ سرمہ چشم آریہ وغیرہ۔ ان نیک تحریکات سے متاثر ہو کر میں نے حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جو اسوقت چیف کالج لاہور میں ملازم تھے خط لکھا جس میں اپنا عقیدہ درباره حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان کیا تھا۔ اس خط کا جواب قادیان سے مجھے پہنچا۔ فرمایا کہ آپ کا خط لاہور ہو کر قادیان دارالامان میں مجھے ملا۔ حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور علیہ السلام بہت خوش ہوئے۔ وغیرہ

بیعت کے بعد سب سے پہلی مشکل مجھے یہ پیش آئی کہ ہمارے سارے خاندان کے ایک پیر تھے۔ جو بہت نامور تھے۔ اور اب تک میرے قریباً تمام رشتہ داروں کے وہی پیر ہیں۔ ان کی میرے ساتھ ٹکر ہو گئی وہ اور ان کے والد ہمارے گھر ہی میں ٹھیرا کرتے تھے۔ جب میں احمدی ہوا تو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اب میں ان کی نسبت کیا طرز عمل اختیار کروں حضور علیہ السلام کی طرف سے بلبل شیریں بیان حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ اب وہ عقیدہ پیری مریدی کا تو رہ نہیں سکتا۔ البتہ گھر آئے کی مہمان نوازی کرنا۔ اور کچھ راہ خدا میں دے بھی دینا ممنوع نہیں۔ اس خیال سے پیر صاحب آئے اور بجائے اپنی اور اپنے والد کی سنت کے کسی اور گھر میں ٹھیرے۔ تو میں نے جا کر ان سے ملاقات کی۔ اور کھانے کے لئے کہا۔ انھوں نے ٹال دیا۔ پیر صاحب نے مجھ سے حال دریافت کیا تو میں نے کہا کہ اللہ کا فضل ہے۔ میرا یہ فقرہ پیر صاحب کو گراں گزرا۔ اور ایک مرید کو کہا کہ جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ان کو ہماری کیا ضرورت ہے۔ الغرض میرے سامنے تو نہیں۔ لیکن میری غیبت میں انھوں نے دم خم دکھانے شروع کئے۔ یہاں تک کہا کہ اگر میں اس کے سارے کام بند نہ کرا دوں تو قمر شاہ کا بیٹا نہیں۔ میں نے یہ باتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھدیں۔ حضور علیہ السلام کی طرف سے جواب آیا کہ ایسے لوگ خود ذلیل اور تباہ ہوں گے۔ تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکینگے۔ ہم نے دعا مانگی ہے (ملخص)۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے ایسا ہی ہوا۔ اسوقت میری تنخواہ دس روپیہ تھی اور اولاد کوئی نہ تھی۔ اور پیر صاحب کی ایک لڑکی تھی اور بہت زردار بھی۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہاں تک ترقی دی کہ میرا چپراسی سو روپے تنخواہ لیتا تھا۔ اور اولاد میں خدا نے بیٹے پوتے میں سے عطا کیے۔

اور پیر صاحب نے فرزند کی خاطر ایک اور شادی کی تو خدا کی قدرت سے وہ لڑکی بھی مر گئی۔ اور خود نابینا ہو گئے۔ اور باوجودیکہ ان کے مرید پنجاب بھر کے مسلمہ معالج ہیں ان کی بینائی درست نہ ہو سکی۔ اب پیر صاحب نے عداوت ترک کر دی ہے۔ اور [illegible] رشتہ داروں سے میرے حالات دریافت کرتے رہتے ہیں۔

اس کے بعد شہر کا بڑا ملاں مخالفت پر کمربستہ ہو گیا اس نے شہر میں آگ لگادی۔ اور شہر کے ایک بڑے مسلمان رئیس کو بہت بھڑکایا۔ اس رئیس کا ایک بھتیجا۔ اور دو بیٹے تھے تینوں نے مجھے دکھ دینے بلکہ مار ڈالنے کی تجویزیں کرتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے زبردست ہاتھ نے ان کا نام و نشان نہ چھوڑا۔ ہمارے شہر والوں کو ناز تھا کہ یہاں کی آب و ہوا بہت اعلیٰ ہے۔ اسلئے پلیگ یہاں نہیں پڑ سکتی۔ میں چونکہ کثرت سے دعائیں مانگا کرتا تھا۔ مجھے دکھایا گیا۔ کہ سیاہ رنگ کے اور سرخ آنکھوں والے فرشتے بڑے بڑے چھروں سے گوشت کاٹ رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی بعض معاندین کی ہلاکت کی اطلاع ہوئی۔ جو میں نے لوگوں کو بتا دی۔ چنانچہ اس رئیس کے بھتیجے کی لاش گوجرانوالہ سے آئی اور ایک بیٹا جو امرتسر میں تھا۔ ان دونوں کی لاشیں اکٹھی قبرستان میں پہنچیں۔ اس کے بعد ملاں نے ہماری برادری کے ایک شیطان کو جس کی ساری عمر [illegible] اور [illegible] میں گذری تھی۔ بھڑکایا کہ تم سے اس لڑکے کا علاج نہیں ہو سکتا۔ اسوقت میرے بڑے بھائی صاحب جو باپ کے فوت ہونیکے بعد میری پرورش کرتے رہے تھے۔ اور ظاہری صوم و صلوٰۃ کی عادت بھی انھوں نے مجھے ڈلوادی تھی۔ باوجود خود احمدی نہ ہونے کے مخالفین سے لڑتے تھے۔ اور جب کوئی پوچھتا کہ تم بھی احمدی ہو تو وہ جواب دیتے کہ گو میں احمدی نہیں۔ لیکن میرے چھوٹے بھائی کے پیر کو جو بڑے بزرگ ہیں اگر کوئی برا کہے گا۔ تو میں اس کے ساتھ جان لڑا دینے کو تیار ہوں۔ اس شیطان نے برانگیختہ ہو کر میرے بھائی صاحب کو کہا۔ کہ تم اپنے چھوٹے بھائی کو سمجھا دو۔ [illegible] ہم اس کا سر کوٹ دینگے۔ بھائی صاحب نے مجھے یہ بات کہی کہ فلاں شخص ایسا کہتا تھا۔ تم اسکے ساتھ کوئی بات نہ کرنا تم جانتے ہو یہ بڑا بدمعاش ہے میں نے کہا کہ میں کچھ نہیں کہتا۔ لیکن جو شخص مجھ سے سوال کرے اس کا جواب تو دینا پڑتا ہے۔ انھوں نے کہا وہ کہتا تھا کہ ہم اس کا سر اڑا دیں گے۔ میں نے کہا کہ اچھا آپ میری مدد نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ میری حفاظت کرے گا۔ بھائی صاحب مرحوم کہنے لگے کہ ہماری زندگی میں کوئی تمھیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یا اللہ ایسے مہربان بھائی کو جنت میں جگہ دے

تھوڑے دنوں کے بعد گوجرانوالہ میں مردم شماری کے کاغذات اٹھانے گیا۔ شام کو آ کر سنا کہ وہ بدمعاش طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ میں نے بھائی صاحب سے کہا کہ دیکھئے کس کا سر اڑ گیا۔

خود ملاں کا یہ حال ہوا۔ کہ اس کی عورت اور تین بیٹے طاعون کا شکار ہو گئے اور لڑکی پر مقدمہ بن گیا۔ آخر اس نے ملازمت اختیار کر کے میرے ساتھ صلح کر لی

ان ہی ایام میں دو میرے شاگردوں نے جن میں سے ایک ان میں سے رئیس کا بیٹا تھا۔ دوسرا ملاں کا حافظ احمد الدین صاحب مرحوم سے جو میرے ذریعہ احمدی ہوئے تھے کہا کہ حافظ تیرا مرزا طاعون سے مر گیا ہے انھوں نے مجھ سے بیان کیا تو مجھے سخت صدمہ پہنچا اللہ کے زبردست ہاتھ نے دونوں کو سخت طاعون سے ہلاک کیا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے خدا کے پیارے آئینہ کی طرح ہوتے ہیں۔ آئینہ میں سے ہر شخص کو اپنی شکل نظر آتی ہے

سن ۱۹۰۱ء کی مردم شماری ہو رہی تھی۔ اور میں اس میں کارکن تھا۔ شہزادہ والا گوہر صاحب ای اے سی گوجرانوالہ جو حضرت شاہزادہ عبدالمجید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پھوپی زاد بھائی ہیں۔ وہ مردم شماری ضلع کے مہتمم کی حیثیت سے حلقہ دیدار سنگھ میں آئے۔ میں اسوقت ایک سکھ ہیڈ ماسٹر کے ماتحت سکول میں ماسٹر تھا۔ شہزادہ صاحب سلسلہ کے مخالفین میں سے تھے۔ اور ہر وقت جا و بیجا مخالفت کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ ان کو جب معلوم ہوا کہ یہاں ایک ماسٹر احمدی ہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب سے فرمایا کہ اس کو میرے پاس لاؤ۔ وہ مجھے لے گئے۔ انھوں نے کہا کہ دیکھئے ہمارے پاس ایک مدعی آکر بیان دیتا ہے۔ تو ہم اس کو سچا سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن جب مدعا علیہ کا بیان سنتے ہیں تو اس کا کاذب ہو جانا ثابت ہو جاتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ میں آپ کو جو ان کے معاملہ سے پہلے ہی واقف ہوں۔ کیونکہ میں آپ ہی سے ہوں۔ مجھ پر یہ مثال چسپاں نہیں ہو سکتی

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اسمیں جمال یار کا

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ جارج پنجم کو آج ۶ ؍مئی تک ۲۵ سال سبارک عہد حکومت عطا فرمایا۔ سلور جوبلی منائی جارہی ہے۔ ہر طرف خوشی کا سماں ہے۔ بستیاں سجی ہوئی ہیں۔ سبزہ زار قدرتی خوبصورتی کا مظاہرہ کررہا ہے۔ فوجی سپاہی بادشاہ یا بادشاہ کے نمائندے کے سامنے فوجی سلام پیش کررہے ہیں کیا باقاعدگی ہے۔ ایک ایک قدم ایک ایک حرکت اس سفید قوم کی منظم اور چستی پر دلالت کررہی ہے۔ ان تمام چہروں کو چاند ابھرتا رہا ہے۔ مختلف قوموں کے سکاؤٹ بھی دل لبھانے والی چستی کے ساتھ سلام کرتے ہوئے سلطان معظم اور انکے نمائندوں کو سلام پیش کررہے ہیں۔ کیا عجیب منظر ہے سفید قوم کے ساتھ مل کر کالے اور بھورے رنگ کی قومیں بھی تہنیت وفاداری پیش کررہی ہیں۔ بازاروں میں چراغاں ہے۔ تمام منظر خوبصورتی سے پُر ہے۔ آنکھیں چاروں طرف اٹھ اٹھ کر لطف حاصل کررہی ہیں باجے بج رہے ہیں اور خوشی کے ناچ منائے جارہے ہیں۔

دنیا خوشی منا رہی ہے کسی کے خیال میں مست معلوم ہوتی ہے۔ فکروں کو بھول رہی ہے۔ ہاں مگر معلوم ہے اس ہستی کی تم ہیں کیا بات ہے۔ وہ کون ہے جس نے انگریز قوم کو بادشاہت عنایت کی۔ وہ کون ہے جس نے ہمارے بادشاہ کو اتنا لمبا عہد حکومت عطا کیا۔ وہ کون ہے جس نے اس سفید قوم کو خوبی اور لیاقت عطا کی۔ وہ کون ہے جس کی پیدا کی ہوئی مختلف قومیں کسی اتحاد کے شوق میں آگے بڑھ کر انگریزی قوم کا خیر مقدم کررہی ہے۔ وہ کون ہے جو اسلامی اندرونی مشرق و مغرب سفید و سیاہ میں ملاپ پیدا کررہا ہے۔ وہ کون ہے جس نے خوبصورت گھوڑے پیدا کیئے۔ جن پر سوار ہوکر انگریزی قوم کے سپاہی اپنی طاقت کا خوبصورت مظاہرہ کررہے ہیں۔ وہ کون ہے جس نے بجلی کو بھی انسان کے لئے مسخر کیا۔ سبحان اللہ کیسی خوبصورت روشنی ہے۔ وہ کون ہے جس نے لوہا پیدا کیا کہ مختلف قسم کی مضبوط اور خوبصورت سواریاں انسان کی خدمت کے لئے بھاگی پھر رہی ہیں۔ وہ کون ہے جس نے پیٹرول اور تیل سے وہ طاقتیں پیدا کیں جن سے انسان اپنے تمام کاموں میں جلد جلد قدم اٹھانے لگا۔ خوبصورت لباس خوبصورت رنگ کس ہستی کی مخلوق ہیں۔

ہاں ہاں وہی ہے جو ہر رنگ میں ہر چمک میں جلوہ نما ہو کر دنیا کا ایک ایک ذرہ اس کی یاد دلا رہا ہے۔ سبحان اسے انسان دنیا کا ذرہ ذرہ تجھے اس محبوب حقیقی کے لئے بلا رہا ہے۔ ایک پکار ہے جو چاروں طرف سے بلند ہوتی ہے۔ اے قومو! تم اتحاد کے لئے آگے بڑھتی ہو۔ مگر کیا اتحاد قائم ہوتا نظر آتا ہے۔ نہیں۔ تم بے چینی میں اضطراب میں بڑھ رہے ہو۔ معلوم ہے یہ بے چینی کس کے لئے۔ ذرہ ذرہ پکار کر تم کو اس محبوب حقیقی کے لئے بے چین کررہا ہے۔ اے انسان اُٹھ تو دل کی غلامی کے ساتھ آنکھوں کی نمی کے ساتھ اسکی طرف بڑھ۔ ہاں اوپر کو نظر اٹھا۔ وہ محبت سے تکو بلا رہا ہے۔

ہاں اے قومو! کہ تم خوشیاں منارہی ہو۔ ایک ہے جو تمہارے لئے رو رہا ہے۔ وہ محبتیں اس کے دل میں آگ لگا رہی ہیں جسے وہ اپنے آنسوؤں سے بجھانا چاہتا ہے۔ مگر وہ اور بھی بھڑکتی ہے۔ خالق کا عشق کہ وہ اس کا اصلی مقصود ہے اور قوموں کی محبت کہ وہ محبوب ازلی کی طرف بھاگتے ہیں دیر کرکے فنا ہو اور بے چینی کی آگ کے عرصہ کو لمبا کررہی ہے۔

اے قومو! تم جب باقاعدگی کے ساتھ چستی کے ساتھ فوجی چال دکھا رہی ہوتی ہو۔ تو اس کا دل گدگدیاں لیتا ہے کہ ہاں یہ سب درحقیقت اس سچے بادشاہ کے سامنے سلامی کی تیاری ہے۔

لبیک لبیک اللّٰھم لبیک۔ دنیا کا ایک ایک ذرہ اس حسین کی تسبیح کررہا ہے۔ اور قومیں بھی اس سے ملنے کے لئے بے قرار ہیں۔ زمانہ اس کی تیاری میں لگ رہا ہے۔ جو عاشق اپنے معشوق سے وصال کے لئے کیا کرتا ہے۔

ہاں اس کا نور جو پہلے موسیٰ وعیسیٰ وبدھ وکرشن وزرتشت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے ظاہر ہوا تھا۔ آج بھی ظاہر ہوا ہے۔ اٹھو اٹھو اے قومو اُٹھو یہ تمہارے اتحاد کی سیڑھی ہے۔ ہاں ہاں اس پیارے کے پیارے بنو۔ اٹھو! اس کے حضور دست بستہ حاضر ہو جاؤ۔ ہاں اٹھو! اٹھو بے قراری کے ساتھ اٹھو وہ خود بھی اپنے گلے ملانے کے لئے کھڑا ہے۔ ہمیشہ کا اطمینان قلب ہمیشہ کی شادمانی اس کے وصال سے وابستہ ہے۔

ہاں جبکہ تم خوشیاں منارہے ہو۔ ایک ہے جو تمہارے لئے غمگین ہے۔ خدایا کب درمیانی دکھ کا عرصہ ختم ہوگا۔ کب تیرا جلال کامل طور سے ظاہر ہوگا۔ کب دنیا کے دل بے اختیار تیرے لئے سجدے میں گریں گے۔

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا ربنا فاغفرلنا ذنوبنا وکفر عنا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار۔ ربنا واٰتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد

لوگ سب شاداں وخوش آئے + اکیلیں تھا کہ سوگوار آیا
زخم دل ہوگئے ہرے میرے + ہر چمن سے میں اشکبار آیا

وصل یا ربنا وسلم علیٰ محمد ونا واحمد نا ومحمود نا وآلک حمید مجید

(احمدی)

ایک مظلومہ عورت کے حالات

دفتر الحکم میں اس قسم کے متعدد مضامین موصول ہوتے رہتے ہیں مگر اخبار میں عدم گنجائش کی وجہ سے چھپنے سے پڑے رہتے ہیں۔ چونکہ اس خاتون کا تذکرہ کچھ عرصہ ہوا ہے اخبار زمیندار اور احسان نے اپنے کالموں میں کیا تھا۔ اسلئے ضروری تھا کہ اصلی واقعات شائع کردیئے جاتے۔ اسلئے باوجود تاخیر کے اب شائع کررہا ہوں۔ یہ مضمون ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ابن مولوی قطب الدین صاحب حکیم کی اہلیہ کے متعلق ہے۔ جو ان کے حقیقی بھائی مولوی عنایت اللہ خان نے لکھا ہے۔ (ایڈیٹر)

میں زمیندار اور احسان کا شکر گذار ہوں جنہوں نے ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب کی اہلیہ کا ذکر شائع کرکے مجھے موقع دیا کہ میں اصل حالات شائع کرسکوں۔ ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب کا پہلے دن سے ہی اپنی بیوی کے متعلق رویہ بہت ہی خراب رہا ہے انکے ظلم سے تنگ آکر ابتدائی ایام میں ہی اپنے والد مولوی حکیم فضل کریم صاحب افغان ساکن قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ کے پاس رہائش اختیار کرلی۔ جنہوں نے اسے ڈسٹرکٹ بورڈ کے سکول میں ملازم کرادیا۔ جہاں ۹ پانچ سال تک باوجود شادی کے ملازمت کرتی رہی ۱۹۳۲ء میں ہمارے والد صاحب نے وفات پائی۔ تو محمد اسمٰعیل صاحب اپنی بیوی کو دھمکیوں کے خط لکھنے لگے کہ تم خود چلی آؤ ورنہ میں تمکو سخت تکلیف دوں گا۔ اور بذریعہ پولیس گرفتار کرا کے لاؤں گا۔ اسپر مظلومہ اپنی عزت کے خوف سے قادیان چلی آئی۔ باوجودیکہ اس کے رشتہ داروں نے منع کیا۔ مگر اس نے کسی کی بات نہ سُنی۔ اسمٰعیل صاحب اسوقت ابھی طالب علم ہی تھے اسطرح وہ اپنے بیسے روزگار کو چھوڑ کر ان کے کہنے پر قادیان آگئی۔ مظلومہ جب قادیان آئی تو انکے پاس پراویڈنٹ فنڈ اور ملازمت کا پس انداز روپیہ کافی موجود تھا اپنے اس روپیہ سے سسرال کے گھر میں گزارہ کرتی رہی۔ اور ان کے سارے کنبے کی بن داموں غلام بنی رہی۔ سارے گھر میں صرف ایک خسر صاحب ایسے تھے جو اس سے ہمدردی کرتے تھے اس ہمدردی کے مقابلہ میں ان کو سارے گھر سے ملامت سننی پڑتی تھی۔

ڈاکٹر اسمٰعیل صاحب ابھی طالب علم ہی تھے۔ اور آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں رکھتے تھے۔ مگر اولاد پیدا ہوچکی تھی مظلومہ نے اپنے جمع شدہ روپے کو اولاد پر خرچ کیا۔ اور ایک ایک پیسہ کی بجائے ان سے تعلق دہ اپنا سارا اندوختہ اسطرح قربان کردیا۔ مگر لطف یہ ہے کہ جب آپ کمانے لگے تو اسوقت بھی بیوی پر ایک پیسہ خرچ کرنا گناہ خیال کرتے تھے غیر دیکھنے والے تو اس مظلومہ پر ترس کھاتے مگر ان کے دل میں کبھی رحم نہ آیا۔ اور طرفہ یہ کہ بڑی بے رحمی سے ہر قسم کا ظلم اسپر روا رکھتے۔ گویا وہ ایک اجنبی انتقامی تنبیہ ہے۔ اگر کبھی کسی نے ہمدردی کا کوئی کلمہ کہدیا تو اس کے پیچھے پڑجاتے اور کہتے کہ جاؤ اپنے گھر لے جاؤ۔ مظلومہ کے چار بچے ہیں دو بڑے دو چھوٹے۔ بڑے بچے چھین لئے ہیں اور وہ ماں کی شکل بھی نہیں دیکھ سکتے۔ چھوٹے بچے ماں کے پاس ہیں تاکہ محنت مزدوری کرکے ان کی پرورش کرے کچھ روپیہ مظلومہ کے پاس تھا۔ جو ڈاکٹر صاحب مذکور نے اس سے اس بہانہ سے لیا کہ تم کو مکان بنا دوں اور جب مکان بن گیا تو اسپر خود قبضہ کرلیا۔ میں چونکہ مظلومہ کا بھائی ہوں اسکے حالات کا واقف ہوں۔ مظلومہ کو ڈاکٹر مذکور مارا بھی کرتے تھے۔ ایک دفعہ اسقدر مارا کہ اس کا سر پھٹ گیا۔ اس قسم کی سختیوں کی اگر تفصیل لکھی جائے تو اخبار کے کئی صفحات بھر جائیں۔ میں ان حالات کو شائع کرکے ان لوگوں سے جو اسمٰعیل صاحب کی حمایت کرتے ہیں پوچھتا ہوں کہ ان میں واقعی انسانیت کا مادہ ہے۔ تو وہ بتلائیں کہ کیا ایسا شخص جو اپنی بیوی سے اس قسم کا سلوک کرتا ہے کسی ہمدردی کا اور تعریف کا مستحق ہوسکتا ہے۔ اور جو شخص اپنی بیوی سے ایسا سلوک کرے۔ اس سے کیا توقع ہوسکتی ہے کہ وہ دوسروں سے نیک سلوک کرے گا۔ (راقم عنایت اللہ خان افغان ساکن قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مراسلات

ایک احراری کا کارنامہ

(ایڈیٹر کا نامہ نگار سے متفق الرائے ہونا ضروری نہیں)

بموضع برِ پیلاں ۔ اوڑی علاقہ کشمیر سے قریبًا ایک میل کے فاصلہ پر ہے ۔ وہاں ایک سید اور سکھوں کا ایک زیارت پر جھگڑا تھا ۔

سید صاحب نے دعویٰ کیا ہوا تھا کہ سکھوں نے زیارت کی ملحقہ زمین پر جبرًا قبضہ کر کے دیوار بنانی شروع کی ہے جس پر سکھوں کا کوئی حق نہ تھا ۔ کیونکہ وہ زمین زیارت کے ساتھ ہے وزیر زراعت صاحب موقع پر گئے اور فریقین کو صلح کرنے کی تلقین کی ۔ اتنے میں پیر حسام الدین صاحب احراری مظفر آبادی بھی بغیر بلائے آدھمکے ۔ اور مدعی کو اپنے دام فریب میں پھنسا کر اس کے نمائندے بن بیٹھے ۔ سکھوں کے ساتھ بھی ساز باز کر لی ۔ اور آخر ثالث بن کر فیصلہ لکھ کر وزیر زراعت کے پیش کر دیا ۔ کہ جس زمین کا جھگڑا ہے وہ نصف سکھوں کو دیدی جائے ۔ اور نصف زیارت کے ساتھ رہے یہ راضی نامہ ۱۷ر مئی ۱۹۳۵ء کو ہوا ۔ دوسرے دن غالبًا ۱۸ر مئی کو سکھ صاحبان حدبندی کرنے کو گئے ۔ تو پیر حسام الدین احراری نے تین حصے سکھوں کو دیدیئے اور ایک حصہ زیارت کے ساتھ رکھا سکھوں نے اپنا سنگ بنیاد اسی وقت رکھدیا

اب مدعی مسلمانوں کے پاس روتا چلاتا اور واویلا کرتا پھرتا ہے اور پیر حسام الدین احراری کو سخت گالیاں نکالتا ہے کہ اس نے سید ہو کر سکھوں کا روپیہ کھایا اور زیارت کو فروخت کر دیا ۔ دوسرے مسلمانوں کو غیرت دلا کر پھار رتا پھرتا ہے ۔ مگر اب کیا ہو سکتا ہے جو ہونا تھا وہ ہو گیا ۔

جو لوگ اندھا دھند زرپرست احراریوں کو اپنا نمائندہ اور لیڈر بنائیں ۔ ان کا یہی حال ہونا چاہیئے

آج سے پہلے کے احراریوں کے کارنامے سب کو معلوم ہیں ۔ اور آئندہ بھی دنیا دیکھ لیگی ۔ کہ یہ نفس کے ٹٹو مسلمانوں کو ذلت کے گڑھے میں گرائینگے ۔

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ احراریوں سے بچے اور دوسروں کو بچانے کی کوشش کرے

(احمد دین خان یوسف زئی از سری نگر)

الحکم ۱۹۳۴ء کا شاندار کام

الحکم کے اس دور میں ہماری بڑی غرض ۔۔۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے مواد کو جمع کرنا ہے ۔ اور اسطرح صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کے تذکرے ۔ نیز میں کیونکر احمدی ہوا کے عنوان سے ان واقعات کو جمع کرنا مقصود ہے جو احباب کے احمدیت کے داخل کرنے کا باعث ہوئے

گذشتہ سال یعنی ۱۹۳۴ء میں الحکم نے اس میدان میں زبردست کام کیا ہے ۔ چنانچہ مندرجہ ذیل فہرست کو دیکھ کر آپ محسوس کرینگے کہ الحکم نے کسقدر شاندار کام کیا ۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے متعلق روایات کے سلسلہ میں الحکم نے ۷۰ ۴ روایات کا مفید اضافہ کیا

(۲) سیرت مسیح موعود کے سلسلہ میں **اکیس** صحابیوں کے حالات شائع کئے

(۳) "میں کیوں کر احمدی ہوا" کے سلسلہ میں **۱۹** احباب کے تذکرے شائع ہوئے ۔

(۴) "میں کیوں کر احمدی ہوئی" ایک احمدی خاتون کا حال شائع ہوا ۔

اس شاندار کام کو پیش کر کے

میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اب بھی الحکم کا حق نہیں کہ وہ آپ سے مطالبہ کرے کہ آپ اس کے لئے جدید خریدار پیدا کر کے اسے اس قابل بنا دیں کہ وہ زیادہ شاندار اور زیادہ مفید کام کر سکے ۔ میں اس ٹھوس کام کو پیش کر کے جماعت کے مخلص احباب کے فیصلے کا منتظر رہوں گا ۔ کہ وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں ۔ اور اس کا عملی جواب کیا دیتے ہیں ۔ (محمود احمد عرفانی)

قادیان سے اخبار مشکلات کا اجرا

ہندوستان میں آریہ تہذیب عرصہ سے مکمل تہذیب مانی جاتی تھی ۔ کیونکہ اس تہذیب کا خاصہ تھا کہ اسکے پیرو راستبازوں کو گالیاں دینا ۔ ان کی توہین کرنا اپنے لئے موجب نجات خیال کرتے تھے ۔ سو

نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیاں بھی دینا
کتوں سا کھولنا منہ ختم فنا یہی ہے

اب اس تہذیب کے ساتھ ایک اور جدید تہذیب مل گئی ہے ۔ جو احراری تہذیب ہے ۔ اس جدید تہذیب کے موجد ان فن نے سب و شتم میں وہ ترقی کی کہ قدیم آریائی تہذیب کے بھی کان کتر دیئے ۔ جنھوں نے بڑے بڑے عجیب و غریب استعارے اور کنائے ایجاد کئے اور سب و شتم کا مقام بہت بلند کر دیا ۔ پہلے خیال تھا کہ شاید قدیم و جدید تہذیب کے حامیوں میں جنگ ہو جائیگی ۔

مگر الکفر ملة واحدة کا وہ دونوں حلیف بلکہ بیٹھ گئے فن اسبابی میں گنگا جمنی صورت پیدا کر دی

چنانچہ دونوں قسم کے ماہرین بساط شطرنج جنتک پر مشتمکہ تماشے چکر میں سیاہ پوش احراری ۔ اور کھدر پوش آریائی کی شکل میں رونما ہوئے ہیں

اخبار مشکلات کا دعویٰ ہے کہ وہ قادیان کے ہندوؤں اور غیر احمدیوں اور سکھوں کی مشکلیں آسان کرنے کے لئے رونما ہوا ہے ۔

یہ تو واقعات بتلائینگے کہ وہ مشکلات آسان کرتا ہے یا ان کے لئے مشکلات پیدا کرتا ہے ۔

ہمارے سامنے اس کا آج پہلا نمبر ہے اسکی بدبو اور تعفن سے صحیح و سالم دماغ پھٹے جاتے ہیں ۔ لیکن آجکل زمانے میں گندی نالیوں میں پرورش پانیوالے کیڑوں کے لئے فینائل موجود ہے جس کے چند قطرے اس کی صفائی کر دیتے ہیں ۔ اور ہر قسم کے جراثیم کو ہلاک کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ویسے ہی سامان پیدا کر دیئے ہیں ۔ اسلئے الحکم کی اگلی اشاعت میں مشکلات پر مفصل ریمارک کرنے کا موقع پا سکوں گا ۔

کوئٹہ ریلیف فنڈ

زلزلہ زدگان کوئٹہ کی امداد کے لئے جس چندہ کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک فرمائی ہے ۔ احباب اسمیں دل کھول کر چندہ دیں ۔

لیکن اس چندہ کا اثر دوسرے چندوں پر نہ پڑے اور اس میں ایک قربانی کا رنگ پایا جائے ۔

چودھری صاحب سر بنا دیئے گئے

اخبار الحکم کاپیاں لکھی جا چکی تھیں ۔ کہ اطلاع ملی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنریبل چودھری ظفر اللہ خان کو ملک معظم نے سلور جوبلی کی تقریب پر

نائیٹ ہڈ کا خطاب عطا فرمایا

اور اسطرح سلسلہ کے ایک خادم کو مزید عزت افزائی عطا فرمائی ۔ آپ سلسلہ کے پہلے سر ہیں اور پہلے وزیر ہیں ۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم نے آپ کی وزارت کے متعلق جو نیک اعلان فرمایا کہ احراری امیدوں کا خون کر دیا پس ہم اللہ تعالیٰ کی جسقدر حمد اور شکر کریں وہ کم ہے اس تقریب پر حضرت امیر المومنین اور آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نمبر ۴۳۱۱

منکہ فتح محمد ولد شیخ قادر بخش قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن لاہور مسلم گنج مزنگ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اسوقت میری جائیداد کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد بعد وضعات مبلغ ایک سو پچیس روپے -/۱۲۵ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا میرے مرنے کیوقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد فتح محمد بقلم خود کلرک جنرل پوسٹ آفس لاہور۔

گواہ شد:۔ محمد شفیع کلرک لسٹ اوسٹ شاف سی۔ ایم۔ ای لاہور۔

گواہ شد:۔ غلام مصطفیٰ سکریٹری وصایا لاہور

نمبر ۴۱۳۸

منکہ علی محمد ولد حیات محمد صاحب موچی ساکن اوچھہ ڈاکخانہ بھابڑہ تحصیل بھلوال ضلع شاہ پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اسوقت ایک مکان خام رقبہ تین مرلہ جو کہ ملکیت مالکان گاؤں والوں کی ہے لیکن چھت میرا اپنا ہے۔ جو کہ تخمیناً تیس روپے کا ہے۔ ایک گائے قیمتی پچاس روپے اور ایک بھینس چالیس روپیہ قیمت کی ہے۔ اسوقت میں مجرد آدمی ہوں ایک بوڑھی والدہ ہے۔ میرا گذارہ مزدوری پر ہے جس کی آمد کا دسواں حصہ دیتا رہوں گا۔ میرا قریبی وارث کوئی نہیں ہے۔ اگر تو میرا حقیقی وارث کوئی پیدا ہو جائے۔ تو میری وفات کے بعد مال متروکہ کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ ورنہ بصورت دیگر میرے مال متروکہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری نعش پہنچانے کی ذمہ دار بھی صدر انجمن احمدیہ ہی ہوگی۔ ۲۷

العبد علی محمد ولد حیات محمد موچی موصی نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ بقلم خود خدا بخش سکرٹری مال

گواہ شد:۔ عبد المجید امام الصلوٰۃ بقلم خود

گواہ شد:۔ کاتب محمد الدین بقلم خود

نمبر ۴۳۲۱

منکہ عبد اللطیف ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قوم ورک پیشہ ملازمت عمر تیس سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اسوقت قریباً یکصد روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۷ مارچ ۱۹۳۵ء

العبد عبد اللطیف بقلم خود

گواہ شد محمد عظیم باجوہ حسن منزل قادیان ۳۵-۶-۷

گواہ شد محمد اسمٰعیل سیالکوٹی والا موصی قادیان دارالامان

نمبر ۴۱۸۷

منکہ برکت اللہ خان ولد رحمت خان قوم راجپوت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کاٹھگڑھ ڈاکخانہ خاص تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۵-۴-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت حسب ذیل جائیداد تقریباً چہار صد روپیہ بہ تفصیل ذیل ہے۔ زمین مزروعہ ۱۶ کنال قیمتی -/۳۰۰ روپیہ واقعہ موضع چید یانی کلاں ۸ کنال و کاٹھگڑھ ۸ کنال۔ و ایک مکان رہائشی قیمتی مبلغ یکصد روپیہ واقع کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور۔ کل جائیداد -/۴۰۰ روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس جائیداد میں سے اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف کر دوں تو اس کی رسید حاصل کر لوں گا۔ جو اصل رقم میں سے منہا ہوگی۔ کیونکہ میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ملازمت پر ہے جو کہ مبلغ ۔۔۔ روپیہ آمد ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف ہوگی۔ جو ماہوار ادا کرتا رہوں گا میرے مرنے کیوقت اگر اس جائیداد سے بڑھ جاوے تو اس سے بھی ۱/۱۰ حصہ دینے کا حقدار ہوں گا۔ ۳۵-۴-۲۰

العبد:۔ برکت اللہ احمدی ولد رحمت خان احمدی ساکن کاٹھگڑھ حال پوسٹ مین واہگہ ضلع لاہور

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم بقلم خود جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ کاٹھگڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور

گواہ شد عبد العزیز خان ولد خواجہ خان بقلم خود ساکن کاٹھگڑھ

گواہ شد:۔ وارث خان فنانشل سکرٹری جماعت احمدیہ کاٹھگڑھ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور

نمبر ۴۳۲۰

منکہ پیدائش اللہ ولد کریم بخش صاحب قوم ملاح پیشہ زمیندارہ عمر ۲۵ سال ڈاکخانہ ڈیرہ نانک تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۵-۳-۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ ۱۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کیوقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد پیدائش اللہ ولد کریم بخش ساکن میعادی شیرا۔ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ بشیر محمد تاجر قادیان

گواہ شد:۔ مرزا مہتاب بیگ ولد احمد علی صاحب درزی خانہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

سانحہ ارتحال

ہمارے عزیز مکرم جناب محمد عقیل صاحب شاہجہانپوری کو خدا تعالیٰ نے ایک لڑکا عنایت فرمایا تھا۔

۱۴ جون ۱۹۳۵ء کو خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت اُسے اپنی طرف بلا لیا انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ والدین اور جملہ عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرما کر نعم البدل عطا فرمائے۔

(حبیب احمد کاتب الحکم قادیان دارالامان)

THE STAR HOSIERY WORKS LTD QADIAN

قومی تجارت کو فروغ

دینے کے لیے

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کے حصص خرید فرمائیں قیمت فی حصہ دس روپیہ ہیں

جو کہ مندرجہ ذیل طریق پر قابل ادا ہیں

درخواست کے ہمراہ .... مبلغ دو روپیہ فی حصہ

تخصیص حصص .... ” تین روپے ”

مطالبہ اول .... دو روپے آٹھ آنے } ان ہر دو مطالبوں میں کم از کم

مطالبہ ثانی .... دو روپے آٹھ آنے } تین ماہ کا وقفہ ہوگا۔

مزید معلومات کے لئے دفتر سے خط و کتابت فرمائیں

خادم جنرل منیجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان دارالامان میں باہتمام شیخ محمود احمد صاحب عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر اخبار الحکم قادیان سے شائع ہوا)